ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیۡ لِلۡاِیۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّکُمۡ فَاٰمَنَّا

(آل عمران:194)

ترجمہ: اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنیوالے کو سُنا جوایمان کی منادی کررہا تھا کہ اپنے ربّ پر ایمان لے آؤ پس ہم ایمان لے آئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 69

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ **بدر** قادیان

Weekly
BADAR Qadian

شمارہ 15

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

15 رشعبان 1441 ہجری قمری ● 9 رشہادت 1399 ہجری شمسی ● 9 اپریل 2020ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 اپریل 2020 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَہُمۡ وَ ہُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ (الانفال:34)

اگر تم چاہتے ہو کہ عذاب الٰہی سے محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو

مَیں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرتا ہے اور عذاب الٰہی سے اُن کو بچا لیتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

استغفار، عذابِ الٰہی اور مصائب شدیدہ کیلئے سپر کا کام دیتا ہے

بجائے خود مرضِ طاعون عذاب شدید ہے۔ دُوسرا قانون اس پر سخت ہے۔ جو دوسرا عذاب ہے اور مرض سے بھی بڑھ کر ہے۔ عورت ہو یا بچہ ہو الگ کیا جاتا ہے اور گھر کو خالی کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس مرض اور اس کے قانون پر غور کر کے میرے دل میں ایک درد پیدا ہوا اور مَیں نے تہجد میں اس کے متعلق دعا کی تو الہام ہوا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ اب خیال ہوتا ہے کہ وہ الہام جو ہوا تھا کہ:

”کون کہہ سکتا ہے اے بجلی آسمان سے مت گر“

شاید اسی سے متعلق ہو۔

مَیں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرتا ہے اور عذابِ الٰہی سے اُن کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو۔ میں نُصحاً للہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو۔ اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا میں لگ جانے کیلئے کہو۔ استغفار، عذابِ الٰہی اور مصائب شدیدہ کیلئے سپر کا کام دیتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَہُمۡ وَ ہُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ (الانفال:34) اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو، تو استغفار کثرت سے پڑھو۔

گورنمنٹ کو اختیار ہوگا کہ مبتلا اشخاص کو علیحدہ رکھا جائے۔ گویا وہ لوگ جو علیحدہ کئے جاویں گے قبروں میں ہی ہوں گے۔ امیر وغریب، مرد وعورت، بوڑھے، جوان کا کوئی لحاظ نہ کیا جاوے گا۔ اس لیے خدانخواستہ اگر کسی ایسی جگہ طاعون پھیلے جہاں تم میں سے کوئی ہو تو مَیں تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کے قوانین کی سب سے پہلے اطاعت کرنے والے تم ہو۔

اکثر مقامات میں سُنا گیا ہے کہ پولیس والوں سے مقابلہ ہوا۔ میرے نزدیک گورنمنٹ کے قوانین کے خلاف کرنا بغاوت ہے، جو خطرناک جُرم ہے۔ ہاں گورنمنٹ کا بیشک یہ فرض ہے کہ وہ ایسے افسر مقرر کرے جو خوش اخلاق، متدیّن اور ملک کے رسم ورواج اور مذہبی پابندیوں سے آگاہ ہوں۔ غرض تم خود ان قوانین پر عمل کرو اور اپنے دوستوں اور ہمسایوں کو ان قوانین کے فوائد سے آگاہ کرو۔ مَیں بار بار کہتا ہوں کہ دعاؤں کا وقت یہی ہے معلوم ہوتا ہے اس وبا نے پنجاب کا رُخ کر لیا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ہر ایک متنبہ اور بیدار ہو کر دعا کرے اور توبہ کرے۔ قرآن شریف کا منشا یہ ہے کہ جب عذاب سر پر آ پڑے پھر توبہ عذاب سے نہیں چھڑا سکتی۔

عذاب الٰہی سے بچنے کے طریقے

اس لیے اس سے پیشتر کہ عذاب الٰہی آ کر توبہ کا دروازہ بند کر دے، توبہ کرو۔ جب کہ دنیا کے قانون سے اس قدر ڈر پیدا ہوتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون سے نہ ڈریں۔ جب بلا سر پر آ پڑے تو پھر اس کا مزا چکھنا ہی پڑتا ہے۔ چاہیے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملاویں۔ ہر ایک قسم کی خدا کو ناراض کرنے والی باتوں سے توبہ کرے۔ توبہ سے یہ مراد ہے کہ ان تمام بدکاریوں اور خدا کی نارضامندی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچی تبدیلی کریں اور آگے قدم رکھیں اور تقویٰ اختیار کریں۔ اخلاق کی تہذیب کریں اس میں بھی خدا کا رحم ہوتا ہے۔ عادات انسانی کو شائستہ کریں۔ غضب نہ ہو۔ تواضع اور انکساری اس کی جگہ لے۔ اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو۔ یُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّ یَتِیۡمًا وَّ اَسِیۡرًا (الدّھر:9) یعنی خدا کی رضا کیلئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہم دیتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جو نہایت ہی ہولناک ہے۔ قصہ مختصر دعا سے، توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور کرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 191، مطبوعہ 2018 قادیان)

......☆......☆......☆......

ضروری اعلان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کے خطوط ملاحظہ فرما رہے ہیں اور آپ کیلئے دعائیں کر رہے ہیں

ان تمام احباب وخواتین کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں خط لکھتے ہیں کہ:

ان کے تمام خطوط حسب معمول حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش ہو رہے ہیں۔ تاہم کورونا وائرس کی وجہ سے آجکل جو حالات ہیں ان میں خطوط کے جواب لکھنے والوں کی کمی کی گئی ہے اس لئے ان سب خطوط کا فرداً فرداً جواب ارسال کرنا ممکن نہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کے خطوط ملاحظہ فرما کر آپ کیلئے دعائیں کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل اور رحم فرمائے۔ اس وبا اور دوسرے مصائب ومشکلات سے ہر ایک کو بچائے۔ سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہمیشہ اس کے پیار کی نظریں آپ پر پڑتی رہیں۔

(منیر احمد جاوید، پرائیویٹ سیکرٹری)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

ایک پُرحکمت شخص کا خطاب سننے کا موقع ملا

امام جماعت احمدیہ کے خطاب سے بھی امن کی خوشبو آتی تھی اور آپ کے وجود میں بھی
امن، سلامتی اور سچائی کی تاثیر تھی جو دورانِ پروگرام سارے ماحول میں مجھے محسوس ہوتی رہی (ممبر آف جرمن پارلیمنٹ Bettina Muller صاحبہ)

ایسا شفاف طرز خطابت سچائی اور فکری دیانت کے بغیر ممکن نہیں
مجھے امام جماعت احمدیہ کے لفظ لفظ سے اتفاق ہے (ممبر آف پارلیمنٹ Zaklin Nastic صاحبہ)

خلیفہ نے ثابت کیا کہ اسلام اور قرآن نے مذہب کی بنیاد روز اول سے ہی انسانی ہمدردی اور امن وسلامتی کی تعلیم پر رکھی ہے
میرے خیال میں اس خطاب کی وسیع پیمانے پر تشہیر ہونی چاہیے تاکہ مغرب میں اسلام کے بارے میں حقیقی تعلیم سے عام لوگوں کو بھی واقفیت ہو سکے
(Alexander Radwan صاحب ممبر پارلیمنٹ)

میں نے زندگی میں شاید ہی کوئی ایسا پروگرام دیکھا ہو یا اس میں شامل ہوا ہوں کہ جس کو مسلمانوں نے منعقد کیا ہو
اور اس کی مجموعی فضا ایسی پُرسکون اور اس میں ہونے والی گفتگو اتنی جامع اور مدلّل ہو (Christoph Strack صاحب)

امام جماعت احمدیہ کے اس خطاب کی یورپ میں وسیع پیمانے پر اشاعت ہونے سے اسلام کے بارے میں
پائے جانے والے تحفظات دور ہوں گے اور یک طرفہ طور پر پائے جانے والے منفی تاثرات کا ازالہ ہو سکے گا (Nahawandi صاحبہ)

آج مجھے ایک بہت ہی پُرحکمت شخص کا خطاب سننے کا موقع ملا، His Holiness لوگوں کو تاریکی سے روشنی کی طرف لا سکتے ہیں (ایک مہمان)

خلیفہ کی ویسے تو تمام باتیں مجھے پسند آئیں اور انہوں نے ایک بہت ہی پیاری اور پُرامن تعلیم پیش کی
لیکن ایک بات جس نے مجھے بہت حیران کیا وہ یہ تھی کہ لازمی نہیں کہ انسان بدلہ لے بلکہ معاف کرنا بھی فائدہ پہنچا سکتا ہے (ایک مہمان)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا برلن میں ممبران پارلیمنٹ اور معزّزین سے خطاب کے بعد مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

22؍اکتوبر 2019ء (بروز منگل) بقیہ رپورٹ

مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے شامل ہونے والے ممبران پارلیمنٹ اور دیگر حکومتی و دیگر مہمانوں پر گہرے اثرات چھوڑے۔ بہت سے مہمانوں نے اپنے جذبات اور تأثرات کا اظہار کیا:

☆ممبر آف جرمن پارلیمنٹ بیٹینا مولر (Bettina Muller) صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: امام جماعت احمدیہ کے خطاب سے بھی امن کی خوشبو آتی تھی اور آپ کے وجود میں بھی امن، سلامتی اور سچائی کی تاثیر تھی جو دورانِ پروگرام سارے ماحول میں مجھے محسوس ہوتی رہی۔

☆ممبر آف پارلیمنٹ زاکلین ناسٹک (Zaklin Nastic) صاحبہ نے کہا: امام جماعت احمدیہ نے اپنا مؤقف تمام زاویوں سے واضح کیا اور کوئی ابہام نہیں رہنے دیا۔ ایسا شفاف طرز خطابت سچائی اور فکری دیانت کے بغیر ممکن نہیں۔ مجھے امام جماعت احمدیہ کے لفظ لفظ سے اتفاق ہے۔

☆Alexander Radwan صاحب جو ممبر پارلیمنٹ ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: امام جماعت احمدیہ نے جس امن اور سلامتی کا پیغام دیا اس کا ماخذ قرآن تھا اور انہوں نے اپنے موقف کی تائید قرآن اور بانیٔ اسلام کے فرمودات سے کی۔ اگرچہ یہ موضوع جدید تھا اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ تھا لیکن خلیفہ نے اپنے موقف کو قدیم اسلامی ماخذ سے سپورٹ کر کے ثابت کیا کہ اسلام اور قرآن نے مذہب کی بنیاد روز اول سے ہی انسانی ہمدردی اور امن وسلامتی کی تعلیم پر رکھی ہے۔ میرے خیال میں اس خطاب کی وسیع پیمانے پر تشہیر ہونی چاہیے تاکہ مغرب میں اسلام کے بارے میں حقیقی تعلیم سے عام لوگوں کو بھی واقفیت ہو سکے۔

☆کرسٹن بوشولز (Christine Buchholz) صاحبہ جو ممبر پارلیمنٹ ہیں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: امام جماعت احمدیہ نے حالاتِ حاضرہ کی نبض کو بالکل صحیح طور پر محسوس کیا ہے اور چونکہ انکی تشخیص درست ہے اس لیے ان کے تجویز کردہ علاج میں معاشرتی بدامنی کا دیرپا علاج ہے۔

☆گوخن ییسل (Gokhal Yesil) صاحبہ کہتی ہیں: امام جماعت احمدیہ کے مدلّل موقف نے مجھ پر گہرا اثر چھوڑا ہے اور میں امید کرتی ہوں کہ جہاں تک یہ پیغام پہنچے گا، تو غیر متعصب انسانی فطرت اس سے بلاجھجک اتفاق کرے گی۔

☆نیل اینن (Niel Annen) صاحب جو وفاقی وزیرِ مملکت ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جس وضاحت، تفصیل اور تجزیاتی موازنے کے ساتھ امام جماعت احمدیہ نے اسلام، احمدیت اور بحیثیت مجموعی مذہب کا تعارف اور معاشرتی کردار واضح کیا ہے اس کو سمجھنے کے بعد میرے لیے یہ زیادہ آسان ہو گیا ہے کہ میں ایسی جماعت کی پاکستان میں حق تلفیوں اور ظالمانہ پابندیوں کے بارے میں ہر ممکنہ فورم پر آواز اٹھا سکوں۔ اب میں محسوس کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کا انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے آواز اٹھانا کسی مذہب یا فرقے کی مدد نہیں بلکہ اجتماعی اور عالمی طور پر انسانی قدروں کے تحفظ کی کوشش ہوگی۔

☆کرسٹوف سٹراک (Christoph Strack) صاحب اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں نے زندگی میں شاید ہی کوئی ایسا پروگرام دیکھا ہو یا اس میں شامل ہوا ہوں کہ جس کو مسلمانوں نے منعقد کیا ہو اور اس کی مجموعی فضا ایسی پُرسکون اور اس میں ہونے والی گفتگو اتنی جامع اور مدلّل ہو۔ مجھے خوشی ہوئی کہ کسی کی نظر ظاہری تہذیب وتمدن اور معاشرتی

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

''جو شخص کسی شہید کو چلتا ہوا دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو وہ طلحہ بن عبید اللہؓ کو دیکھ لے''

نبی اکرم ﷺ سے فیّاض کا لقب پانے والے، اپنی زندگی میں جنّت کی خوشخبری کے حامل

غزوۂ احد کے دوران آنحضرت ﷺ کی حفاظت کی خاطر اپنا ہاتھ شل کروانے کی سعادت پانے والے

مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ کے ایک مصداق، حضرت عمرؓ کی طرف سے مقرر کردہ چھ رکنی شوریٰ کمیٹی کے ممبر

اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابی رسولؐ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا بیان

کورونا وائرس سے پھیلنے والی وبا سے خود بھی بچنے اور دوسروں کو بچانے کیلئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے، نیز دعاؤں کی طرف بہت توجہ کرنے کی نصیحت

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13؍ مارچ 2020ء بمطابق 13؍امان 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، (سرے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ-
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ- اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

آج جن بدری صحابی کا ذکر ہوگا ان کا نام ہے حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ۔ حضرت طلحہؓ کا تعلق قبیلہ بنو تَیم بن مُرّہ سے تھا۔ ان کے والد کا نام عبید اللہ بن عثمان اور والدہ کا نام صَعْبَہ تھا جو عبد اللہ بن عِماد حضرمی کی بیٹی اور حضرت علاء بن حضرمی کی بہن تھیں۔ حضرت طلحہؓ کی کنیت ابو محمد تھی۔ حضرت علاء بن حَضرَمی کے والد کا نام عبد اللہ بن عماد حضرمی تھا۔ حضرت علاء حضر موت سے تعلق رکھتے تھے اور حَرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بحرین کا حاکم مقرر فرمایا۔ یہ تا وفات بحرین کے حاکم رہے۔ ان کی وفات 14؍ہجری میں حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔ ان کا ایک بھائی عامر بن حضرمی بدر کے دن کفر کی حالت میں مارا گیا اور دوسرا بھائی عمرو بن حضرمی مشرکوں میں سے پہلا شخص تھا جس کو ایک مسلمان نے قتل کیا اور اس کا مال پہلا تھا جو بطور خُمس کے اسلام میں آیا۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 160 و من بنی تیم بن مرۃ طلحہ بن عبید اللہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 71 العلاء بن الحضرمی دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء)

ساتویں پشت میں حضرت طلحہؓ کا نسب نامہ مُرّہ بن کعب پر جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے اور چوتھی پشت میں حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ۔ ان کے والد عبید اللہ نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا لیکن والدہ نے لمبی زندگی پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر صحابیہ ہونے کا شرف پایا۔ ہجرت سے قبل یہ اسلام لے آئی تھیں۔ (ماخوذ از روشن ستارے از غلام باری سیف صاحب جلد دوم صفحہ 128)

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ غزوۂ بدر میں شامل نہیں ہوئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا تھا۔ ان کی جنگِ بدر میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے قافلے کی شام سے روانگی کا اندازہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی روانگی سے دس روز پہلے حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ اور حضرت سعید بن زیدؓ کو قافلے کی خبر رسانی کے لیے بھیجا۔ دونوں روانہ ہو کر حَوْرَاء پہنچے تو وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ قافلہ ان کے پاس سے گزرا۔ حَوراء بحیرۂ احمر پر واقع ایک پڑاؤ ہے جہاں سے حجاز اور شام کے درمیان چلنے والے قافلے گزرتے تھے۔ بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت طلحہؓ اور حضرت سعیدؓ کے واپس آنے سے پہلے ہی یہ خبر معلوم ہو گئی۔ آپؐ نے اپنے صحابہ کو بلایا اور قریش کے قافلے کے قصد سے روانہ ہوئے مگر قافلہ ایک دوسرے راستے یعنی ساحل کے راستے سے تیزی سے نکل گیا۔ اس کا پہلے بھی ایک جگہ ذکر ہو چکا ہے۔ اور قافلہ والے تلاش کرنے والوں سے بچنے کے لیے دن رات چلتے رہے۔ یہ قافلہ کافروں کا، مکّے والوں کا تھا۔ حضرت طلحہ بن عُبید اللہؓ اور حضرت سعید بن زیدؓ مدینے کے ارادے سے روانہ ہوئے تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قافلے کی خبر دیں۔ ان دونوں کو آپؐ کی غزوۂ بدر کے لیے روانگی کا علم نہیں تھا۔ وہ مدینہ اس دن پہنچے جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں قریش کے لشکر سے جنگ کی۔ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے مدینے سے روانہ ہوئے اور آپؐ کی بدر سے واپسی پر تُرْبَان میں ملے۔ تُرْبَان بھی مدینے سے انیس میل کے فاصلے پر ایک وادی ہے جس میں کثرت سے میٹھے پانی کے کنویں ہیں۔ غزوۂ بدر کے لیے جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قیام فرمایا تھا۔ حضرت طلحہؓ اور حضرت سعیدؓ جنگ میں شامل نہ ہوئے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مالِ غنیمت میں سے ان کو حصہ عطا فرمایا جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہوا ہے۔ پس وہ دونوں بدر میں شاملین ہی قرار دیے گئے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 162 طلحہ بن عبید اللہ قریشی دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) (السیرۃ النبویۃ فی ضوء القرآن والسنۃ جلد 2 صفحہ 123 مطبوعہ دار القلم دمشق) (فرہنگ سیرت از سید فضل الرحمٰن صفحہ 75 زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی 2003ء)

حضرت طلحہؓ غزوۂ احد اور باقی دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔ صلح حدیبیہ کے موقعے پر بھی موجود تھے۔ یہ ان دس اشخاص میں سے ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دے دی تھی۔ ان آٹھ لوگوں میں سے تھے جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور ان پانچ لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ کے ذریعہ سے اسلام قبول کیا تھا۔ یہ حضرت عمرؓ کی قائم کردہ شوریٰ کمیٹی کے چھ ممبران میں سے ایک تھے۔ یہ وہ احباب تھے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت راضی تھے۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جزء 2 صفحہ 317 طلحہ بن عبید اللہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (الاصابہ جلد 3 صفحہ 430 طلحہ بن عبید اللہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

یزید بن رُوْمَان روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ دونوں حضرت زبیر بن عوامؓ کے پیچھے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے سامنے اسلام کا پیغام پیش کیا اور ان دونوں کو قرآن پڑھ کر سنایا اور انہیں اسلام کے حقوق کے بارے میں آگاہ کیا اور ان دونوں سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے شرف کا وعدہ کیا۔ اس پر آپ دونوں یعنی حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہؓ ایمان لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمانؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں حال ہی میں ملک شام سے واپس آیا ہوں جب واپسی پر مَعَان، یہ بھی ایک جگہ کا نام ہے جو مؤتہ سے پہلے واقع ہے۔ غزوۂ مؤتہ کے موقع پر اس جگہ پہنچ کر مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ رومیوں کا دو لاکھ کا لشکر مسلمانوں کے لیے تیار ہے تو صحابہؓ یہاں دو دن ٹھہرے رہے۔ بہرحال یہ کہتے ہیں کہ میں جب واپسی پر مَعَان اور زَرْقَاء، یہ بھی مقام مَعَان کے ساتھ واقع ہے، کے درمیان پہنچا اور ہمارا وہاں پڑاؤ تھا۔ ہم سوئے ہوئے تھے کہ ایک منادی کرنے والے نے یہ اعلان کیا کہ اے سونے والو! جاگو کہ احمدؐ مکے میں ظاہر ہو چکا ہے۔ پھر ہم وہاں سے واپس پہنچے تو آپؐ کے بارے میں سنا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الجزء الثالث صفحہ 40، عثمان بن عفان، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2012ء) (فرہنگ سیرت از سید فضل الرحمٰن صفحہ 279 زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی 2003ء) (معجم البلدان جلد 3 صفحہ 173 الزرقاء المکتبۃ العصریۃ بیروت 2014ء)

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں بُصریٰ (جو ملکِ شام کا ایک عظیم شہر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کے ہمراہ تجارتی سفر کے دوران اس شہر میں قیام فرما ہوئے تھے تو کہتے ہیں کہ میں بُصریٰ) کے بازار میں موجود تھا کہ ایک راہب اپنے صَوْمَعَہ یعنی یہودیوں کی عبادت گاہ میں یہ کہہ رہا تھا کہ قافلے والوں سے پوچھو کہ ان میں کوئی شخص اہلِ حرم میں سے بھی ہے؟ میں نے کہا ہاں! میں ہوں۔ اس نے پوچھا کیا احمدؐ ظاہر ہو گیا ہے؟ تو حضرت طلحہؓ نے کہا کہ کون احمد؟ اس نے کہا عبد اللہ بن عبد المطلب کا بیٹا۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں وہ ظاہر ہوگا اور وہ آخری نبی ہوگا۔ ان کے ظاہر ہونے کی جگہ حرم ہے اور ان کی ہجرت گاہ کھجور کے باغ اور پتھریلی اور شور اور کلر والی زمین کی طرف ہوگی۔ تم انہیں چھوڑ نہ دینا۔ حضرت طلحہؓ کہتے ہیں کہ اس نے جو کچھ کہا وہ میرے دل میں بیٹھ گیا۔ میں تیزی کے ساتھ روانہ ہوا اور مکے آ گیا۔ دریافت کیا کہ کوئی نئی بات ہوئی ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں

محمد بن عبداللہ امین، مکہ والے آپؐ کو امین کہا کرتے تھے، امین نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ابن ابی قحافہ، حضرت ابوبکرؓ کی کنیت تھی انہوں نے ان کی پیروی کی ہے۔ کہتے ہیں میں روانہ ہوا اور حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا اور پوچھا کہ کیا تم نے ان صاحب کی پیروی کی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ تم بھی ان کے پاس چلو اور ان کی پیروی کرو کیونکہ وہ حق کی طرف بلاتے ہیں۔ حضرت طلحہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو راہب کی گفتگو بیان کی۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت طلحہؓ کو ساتھ لے کر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کو حاضر کیا۔ حضرت طلحہؓ نے اسلام قبول کیا اور جو کچھ راہب نے کہا تھا اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے خوش ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء3 صفحہ 161 طلحہ بن عبیداللہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

تاریخ کی ایک کتاب طبقات الکبریٰ میں اس کا ذکر ہے۔ جب حضرت طلحہؓ اسلام لائے تو نوفل بن خُوَیْلِد بن عَدَوِیَّہ نے انہیں اور حضرت ابوبکرؓ کو ایک رسی سے باندھ دیا۔ اس لیے انہیں اور حضرت ابوبکرؓ کو قَرِیْنَیْن یعنی دوساتھی بھی کہتے تھے۔ نوفل قریش میں اپنی سختی کی وجہ سے مشہور تھا۔ ان کو باندھنے والوں میں ان کا بھائی یعنی حضرت طلحہؓ کا بھائی عثمان بن عبیداللہ بھی تھا۔ باندھا اس لیے تھا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہوسکیں اور اسلام سے باز آجائیں۔ امام بیہقی نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! عَدَوِیَّہ کے شر سے انہیں بچا۔ (ماخوذ از روشن ستارے از غلام باری سیف صاحب جلد دوم صفحہ 129-130)

حضرت مسعود بن خراشؓ سے روایت ہے کہ ایک روز میں صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بہت سارے لوگ ایک نوجوان کا پیچھا کر رہے ہیں جس کا ہاتھ گردن سے بندھا ہوا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے۔ لوگوں نے جواب دیا کہ طلحہ بن عبیداللہؓ بے دین ہوگیا ہے اور ان کی والدہ صَعْبَہ ان کے پیچھے پیچھے غصے میں ان کو گالیاں دیے جا رہی تھی۔ (التاریخ الصغیر لامام بخاریؒ جلد اوّل صفحہ 113 دارالمعارفہ بیروت)

عبداللہ بن سعد نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کی طرف ہجرت کرتے ہوئے خَرَّار، یہ بھی ایک وادی ہے جو حجاز کے قریب واقع ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مدینے کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔ بہرحال جب یہ خَرَّار مقام سے روانہ ہوئے تو صبح کے وقت حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ ملے جو شام سے قافلے کے ہمراہ آئے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کو شامی کپڑے پہنائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ اہلِ مدینہ بہت دیر سے منتظر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چلنے میں تیزی اختیار فرمائی اور حضرت طلحہؓ مکے چلے گئے۔ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ کے گھر والوں کو اپنے ہمراہ لے کر مدینے پہنچ گئے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء3 صفحہ 161 طلحہ بن عبیداللہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) (معجم البلدان جلد2 صفحہ 400 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے مکے میں جب اسلام قبول کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے قبل ان دونوں کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی اور جب مسلمان ہجرت کر کے مدینے پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہؓ اور حضرت ابوایوب انصاریؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔

ایک دوسرے قول کے مطابق ایک روایت یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہؓ اور حضرت سعید بن زیدؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی اور ایک تیسری روایت یہ ہے کہ حضرت طلحہؓ اور حضرت اُبی بن کعبؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ جب حضرت طلحہؓ نے مدینے ہجرت کی تو وہ حضرت اسعد بن زُرارہؓ کے مکان پر ٹھہرے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جزء 3 صفحہ 85 طلحہ بن عبید اللہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء3 صفحہ 162 طلحہ بن عبیداللہ قریشی دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

حضرت طلحہؓ کی بعض مالی قربانیوں کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فیاض قرار دیا تھا۔ بہت فیاض ہیں۔ چنانچہ غزوۂ ذی قرد کے موقعے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک چشمے پر سے ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بارے میں پوچھا تو آپؐ کو بتایا گیا کہ اس کنویں کا نام بِیْسَان ہے اور یہ نمکین ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں اس کا نام نُعْمَان ہے اور یہ میٹھا اور پاک ہے۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ نے اس کو خریدا اور وقف کر دیا۔ اس کا پانی میٹھا ہوگیا۔ جب حضرت طلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ واقعہ بتایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا طلحہ! تم تو بڑے فیاض ہو۔ پس ان کو 'طلحہ فیاض' کے نام سے پکارا جانے لگا۔

موسیٰ بن طلحہ اپنے والد طلحہؓ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن حضرت طلحہ کا نام طَلْحَۃُ الْخَیْر رکھا۔ غزوۂ تبوک اور غزوۂ ذی قرد کے موقعے پر طَلْحَۃ الْفَیَّاض رکھا اور غزوۂ حنین کے روز طَلْحَۃُ الْجُود رکھا۔ اس کا مطلب بھی فیاضی ہے، سخاوت ہے۔

(السیرۃ الحلبیۃ جلد 3 صفحہ 478 باب یذکر فیہ صفتہ ﷺ الباطنۃ ...... دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جزء3 صفحہ 85 طلحہ بن عبیداللہ قریشی دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سَائِب بن یَزِید سے مروی ہے کہ میں سفر و حضر میں حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ کے ہمراہ رہا مگر مجھے عام طور پر روپے اور کپڑے اور کھانے پر طلحہؓ سے زیادہ سخی کوئی نہیں نظر آیا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء3 صفحہ 167 طلحہ بن عبیداللہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے صحابہ کی ایک جماعت سے موت پر بیعت لی۔ جب بظاہر مسلمانوں کی پسپائی ہوئی تھی تو وہ ثابت قدم رہے اور وہ اپنی جان پر کھیل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنے لگے یہاں تک کہ ان میں سے کچھ شہید ہو گئے۔ بیعت کرنے والے لوگوں میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعدؓ، حضرت سہل بن حُنَیفؓ اور حضرت ابودُجَانہؓ شامل تھے۔

(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ جزء3 صفحہ 431 طلحہ بن عبیداللہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 2005ء)

حضرت طلحہؓ احد کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے اور آپؐ سے موت پر بیعت کی۔ مالک بن زُہَیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیر مارا تو حضرت طلحہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے بچایا۔ تیر ان کی چھوٹی انگلی میں لگا جس سے وہ بے کار ہو گئی۔ جس وقت انہیں تیر لگا، جو پہلا تیر لگا تو تکلیف سے ان کی ''سی'' کی آواز نکلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ بسم اللہ کہتے تو اس طرح جنت میں داخل ہوتے کہ لوگ انہیں دیکھ رہے ہوتے۔ بہرحال اس روز، تاریخ کی ایک کتاب میں آگے لکھا ہے کہ جنگِ احد کے اس روز حضرت طلحہؓ کے سر میں ایک مشرک نے دو دفعہ چوٹ پہنچائی۔ ایک مرتبہ جبکہ وہ اس کی طرف آ رہے تھے۔ دوسری دفعہ جبکہ وہ اس سے رخ پھیر رہے تھے۔ اس سے کافی خون بہا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء3 صفحہ 162-163 طلحہ بن عبیداللہ قریشی دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

اسی واقعہ کی اور تفصیل سیرۃ الحلبیہ میں ایک روایت میں اس طرح بھی ہے کہ قیس بن ابوحَازِم کہتے ہیں کہ میں نے احد کے دن حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ کے ہاتھ کا حال دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیروں سے بچاتے ہوئے شل ہو گیا تھا۔ ایک قول ہے کہ اس میں نیزہ لگا تھا اور اس سے اتنا خون بہا کہ کمزوری سے بیہوش ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان پر پانی کے چھینٹے ڈالے یہاں تک کہ ان کو ہوش آیا۔ ہوش آنے پر انہوں نے فوراً پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے ان سے کہا وہ خیریت سے ہیں اور انہوں نے ہی مجھے آپؓ کی طرف بھیجا ہے۔ حضرت طلحہؓ نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کُلُّ مُصِیْبَۃٍ بَعْدَہٗ جَلَلٌ کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں۔ ہر مصیبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھوٹی ہے۔

(السیرۃ الحلبیۃ جلد2 صفحہ 324 غزوہ احد دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

اسی جنگ کے واقعے کی ایک روایت ایک تاریخ میں اس طرح ملتی ہے کہ حضرت زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن دو زرہیں پہنے ہوئے تھے۔ آپؐ نے چٹان پر چڑھنا چاہا مگر زرہوں کے وزن کی وجہ سے اور سر اور چہرے پر چوٹ سے خون بہنے کی وجہ سے، (آپؐ زخمی ہوئے تھے اس کے بعد کا یہ واقعہ ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کمزوری ہوگئی تھی تو چٹان پہ چڑھ نہ سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہؓ کو نیچے بٹھایا اور ان کے اوپر پیر رکھ کر چٹان پر چڑھے۔ حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ طلحہؓ نے اپنے اوپر جنت واجب کر لی۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جزء3 صفحہ 85 طلحہ بن عبیداللہ قریشی دارالکتب العلمیۃ بیروت) (السیرۃ الحلبیہ جلد2 صفحہ 321 غزوہ احد دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

پھر ایک روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت طلحہؓ کی ایک ٹانگ میں لنگڑاہٹ تھی جس کی وجہ سے وہ صحیح چال کے ساتھ چل نہیں سکتے تھے۔ جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا تو وہ بہت کوشش کر کے اپنی چال اور اپنے قدم ٹھیک رکھ رہے تھے تاکہ لنگڑاہٹ کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو۔ اس کے بعد ہمیشہ کے لیے ان کی لنگڑاہٹ دور ہوگئی۔

(السیرۃ الحلبیۃ جلد2 صفحہ 322 غزوہ احد دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

عائشہ اور ام اسحاق جو حضرت طلحہؓ کی بیٹیاں تھیں، ان دونوں نے بیان کیا کہ احد کے دن ہمارے والد کو

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ (سورۃ البقرۃ:22)

ترجمہ: اَے لوگو! تم عبادت کرو اپنے ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیومتانگ (سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ (سورۃ البقرۃ:58)

ترجمہ: جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

طالبِ دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

چوبیس زخم لگے جن میں سے ایک چوکور زخم سر میں تھا اور پاؤں کی رَگ کٹ گئی تھی۔ انگلی شَل ہو گئی تھی اور باقی زخم جسم پر تھے۔ ان پر غشی کا غلبہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے تھے آپؐ کا چہرہ بھی زخمی تھا۔ آپؐ پر بھی غشی کا غلبہ تھا۔ حضرت طلحہؓ آپؐ کو اٹھا کر، اپنی پیٹھ پر اس طرح الٹے قدموں پیچھے ہٹے کہ جب کبھی مشرکین میں سے کوئی ملتا تو وہ اس سے لڑتے یہاں تک کہ آپؐ کو گھاٹی میں لے گئے اور سہارے سے بٹھا دیا۔ یہ طبقات الکبریٰ کا حوالہ ہے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 163 طلحہ بن عبید اللہ قریشی مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

غزوۂ احد کے دن جب خالد بن ولید نے مسلمانوں پر اچانک حملہ کیا اور مسلمانوں میں انتشار پھیل گیا تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے جو تفصیل مختلف روایتوں سے لے کے بیان فرمائی ہے، وہ جو پچھلے واقعات گزر چکے ہیں ان کی مزید تفصیل ہے۔ وہ حضرت طلحہؓ کی ثابت قدمی اور قربانی کے معیار کا ایک عجیب نظارہ پیش کرتی ہے۔ پہلے بھی اسی سے جو دیکھ چکے ہیں، سن چکے ہیں اسی سے یہ معیار نظر آ رہا ہے لیکن بہرحال اس کی تفصیل کچھ اور اس طرح ہے جو آپؓ نے بیان فرمائی۔ فرماتے ہیں کہ

’’چند صحابہؓ دوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ تیس تھی۔ کفار نے شدت کے ساتھ اس مقام پر حملہ کیا جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے۔ یکے بعد دیگرے صحابہؓ آپ کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جانے لگے۔ علاوہ شمشیر زنوں کے تیر انداز اونچے ٹیلوں پر کھڑے ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بے تحاشہ تیر مارتے تھے۔‘‘ یہ دیکھتے ہوئے کہ دشمن اس وقت بے تحاشا تیر مارتے تھے۔ ’’اس وقت طلحہؓ نے جو قریش میں سے تھے اور مکہ کے مہاجرین میں شامل تھے، یہ دیکھتے ہوئے کہ دشمن سب کے سب تیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کی طرف پھینک رہا ہے اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کے آگے کھڑا کر دیا۔ تیر کے بعد تیر جو نشانہ پر گرتا تھا وہ طلحہؓ کے ہاتھ پر گرتا تھا مگر جانباز اور وفادار صحابیؓ اپنے ہاتھ کو کوئی حرکت نہیں دیتا تھا۔ اس طرح تیر پڑتے گئے اور طلحہؓ کا ہاتھ زخموں کی شدت کی وجہ سے بالکل بے کار ہو گیا اور صرف ایک ہی ہاتھ ان کا باقی رہ گیا۔ سالہا سال بعد اسلام کی چوتھی خلافت کے زمانہ میں جب مسلمانوں میں خانہ جنگی واقع ہوئی تو کسی دشمن نے طعنہ کے طور پر طلحہؓ کو کہا ٹُنڈا۔ اس پر ایک دوسرے صحابیؓ نے کہا ہاں ٹُنڈا ہی ہے مگر کیسا مبارک ٹُنڈا ہے۔ تمہیں معلوم ہے طلحہؓ کا یہ ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کی حفاظت میں ٹُنڈا ہوا تھا۔ احد کی جنگ کے بعد کسی شخص نے طلحہؓ سے پوچھا کہ جب تیر آپؓ کے ہاتھ پر گرتے تھے تو کیا آپؓ کو درد نہیں ہوتی تھی اور کیا آپؓ کے منہ سے اُف نہیں نکلتی تھی؟ طلحہؓ نے جواب دیا۔ درد بھی ہوتی تھی اور اُف بھی نکلنا چاہتی تھی لیکن میں اُف کرتا نہیں تھا تا ایسا نہ ہو کہ اُف کرتے وقت میرا ہاتھ ہِل جائے اور تیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پر آ گرے۔‘‘ (دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 250)

غزوۂ حمراء الاسد کے موقعے پر تعاقب میں روانہ ہوتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ ملے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: طلحہ تمہارے ہتھیار کہاں ہیں؟ حضرت طلحہؓ نے عرض کیا کہ قریب ہی ہیں۔ یہ کہہ کر وہ جلدی سے گئے اور اپنے ہتھیار اٹھا لائے حالانکہ اس وقت طلحہؓ کے صرف سینے پر ہی احد کی جنگ کے نو زخم تھے۔ ان کے جسم پر کل ملا کر ستر سے اوپر زخم تھے۔ حضرت طلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے زخموں کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کے متعلق زیادہ فکرمند تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور پوچھنے لگے کہ تم نے دشمن کو کہاں دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ نشیبی علاقے میں۔ آپؐ نے فرمایا یہی میرا بھی خیال تھا جہاں تک ان کا یعنی قریش کا تعلق ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو ہمارے ساتھ آئندہ کبھی اس طرح کا معاملہ کرنے کا موقع نہیں مل سکتا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مکے کو ہمارے ہاتھوں سے فتح کر دے گا۔ (السیرۃ الحلبیۃ جلد 2 صفحہ 350۔351 غزوہ احد دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

غزوۂ تبوک کے موقعے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ بعض منافقین سُوَیْلِم یہودی کے گھر جمع ہو رہے ہیں اور اس کا گھر جاسُوم مقام کے قریب تھا۔ جاسوم کو بئرِ جاسِم بھی کہتے ہیں۔ یہ شام کی سمت میں رَاتِجْ کے نواح میں ابوہَیْثَم بن تَیِّہَان کا کنواں تھا اور اس کا پانی بہت عمدہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا پانی پیا تھا۔ بہرحال وہ اس کے گھر جمع ہو رہے تھے اور وہ منافق ان لوگوں کو غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے سے روک رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہؓ کو بعض اصحاب کی معیت میں اس کی طرف روانہ کیا اور حکم دیا کہ سُوَیْلِم کے گھر کو آگ لگا دی جائے۔ حضرت طلحہؓ نے ایسا ہی کیا۔ ضَحّاک بن خلیفہ گھر کے عقب سے بھاگنے لگا۔ اس دوران اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور اس کے باقی اصحاب فرار ہو گئے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام جلد دوم صفحہ 517 غزوہ تبوک: تحریق بیت سویلم شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفیٰ البابی مصر 1955ء) (فرہنگ سیرت از سید فضل الرحمٰن صفحہ 84 زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی 2003ء)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ طلحہؓ اور زبیرؓ جنت میں میرے دو ہمسائے ہوں گے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جزء 3 صفحہ 86 طلحہ بن عبید اللہ قریشی دارالکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

غزوۂ تبوک میں پیچھے رہنے والوں میں سے ایک حضرت کعب بن مالکؓ بھی تھے۔ ان کا بائیکاٹ ہوا۔ چالیس روز کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور معافی کا اعلان ہوا اور یہ مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت طلحہؓ نے آگے بڑھ کر حضرت کعبؓ سے مصافحہ کیا۔ ان کو مبارک باد دی۔ سوائے حضرت طلحہؓ کے مجلس سے کوئی نہ اٹھا تھا۔ حضرت کعبؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت طلحہؓ کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتا۔ (ماخوذ از روشن ستارے از غلام باری سیف صاحب جلد دوم صفحہ 145)

حضرت سعید بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نو لوگوں کے بارے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی یہی گواہی دوں تو گناہ گار نہیں ہوں گا۔ کہا گیا یہ کیسے ممکن ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حراء پہاڑ پر تھے تو وہ ہلنے لگا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ ٹھہر اے حِراء! یقیناً تجھ پر ایک نبی یا صدیق یا شہید کے علاوہ کوئی اور نہیں۔ عرض کیا گیا کہ وہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت سعیدؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ ہیں۔ یہ نو لوگ تھے۔ پوچھا گیا دسویں کون ہیں؟ تو انہوں نے تھوڑی دیر توقف کیا اور پھر حضرت سعید بن زیدؓ نے کہا کہ وہ مَیں ہوں۔ (سنن الترمذی ابواب المناقب باب مناقب ابی الاعور واسمہ سعید بن زید حدیث 3757)

حضرت سعید بن جبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعدؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ اور حضرت سعید بن زیدؓ کا مقام ایسا تھا کہ میدانِ جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے لڑتے تھے اور نماز میں آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الثانی صفحہ 478 سعید بن زید دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2003ء)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی شہید کو چلتا ہوا دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو وہ طلحہ بن عبید اللہؓ کو دیکھ لے۔

حضرت موسیٰ بن طلحہؓ اور حضرت عیسیٰ بن طلحہؓ اپنے والد حضرت طَلْحہ بن عُبَیْد اللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے کہ ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پوچھتا ہوا حاضر ہوا کہ مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ یعنی وہ جس نے اپنی منت کو پورا کر دیا، سے کون مراد ہے؟ اعرابی نے جب آپؐ سے پوچھا تو آپؐ نے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر اس نے پوچھا تو آپؐ نے جواب نہیں دیا۔ پھر اس نے پوچھا مگر پھر بھی، تیسری دفعہ بھی آپؐ نے جواب نہیں دیا۔ پھر وہ یعنی حضرت طلحہؓ کہتے ہیں کہ پھر میں مسجد کے دروازے سے سامنے آیا۔ میں نے اس وقت سبز لباس پہنا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، حضرت طلحہؓ کو دیکھا تو فرمایا کہ وہ سائل کہاں ہے جو پوچھتا تھا کہ مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ سے کون مراد ہے؟ اعرابی نے کہا یا رسول اللہؐ! میں حاضر ہوں۔ حضرت طلحہؓ کہتے ہیں آپؐ نے میری طرف اشارہ کیا اور فرمایا دیکھو یہ مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ کا مصداق ہے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جزء 3 صفحہ 86 طلحہ بن عبید اللہ قریشی دارالکتب العلمیۃ بیروت)

کلامُ الامام

جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن
اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار — جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار
اِسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب — کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

طالب دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے — یہ ثمر باغِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہی کھایا ہم نے

طالب دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

عبدالرحمٰن بن عثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ہم لوگوں نے احرام باندھ رکھا تھا۔کوئی شخص ہمارے پاس ایک پرندہ بطور ہدیہ کے لایا۔حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت سو رہے تھے۔ہم میں سے کچھ لوگوں نے اسے کھا لیا اور کچھ لوگوں نے اجتناب کیا۔جب حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے تو انہوں نے ان لوگوں سے موافقت اختیار کی جنہوں نے اسے کھا لیا تھا اور فرمایا کہ ہم نے بھی حالتِ احرام میں دوسرے کا شکار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کھا لیا تھا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 7 مسند ابو محمد طلحہ بن عبیداللہ حدیث 1383 مؤسسۃ الرسالۃ 2001ء)

حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ غلام اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ کے جسم پر دو کپڑے دیکھے جو سرخ مٹی میں رنگے ہوئے تھے حالانکہ وہ احرام میں تھے۔انہوں نے پوچھا کہ اے طلحہ! ان دونوں کپڑوں کا کیا حال ہے یعنی یہ رنگے کیوں ہوئے ہیں؟ انہوں نے کہا امیر المومنین! میں نے تو انہیں مٹی میں رنگا ہے۔حضرت عمرؓ نے کہا اے صحابہ کی جماعت! تم امام ہو۔لوگ تمہاری اقتدا کریں گے۔اگر کوئی جاہل تمہارے جسم پر یہ دونوں کپڑے دیکھے گا تو کہے گا کہ طلحہؓ رنگین کپڑے پہنتے ہیں حالانکہ وہ حالت احرام میں ہیں۔ اعتراض کرے گا کہ سفید کی بجائے رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہیں چاہے جس چیز میں بھی تم نے مرضی رنگا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا احرام باندھنے والے کے لیے سب سے اچھا لباس سفید ہے۔اس لیے لوگوں کو شبہ میں نہ ڈالو۔

حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ نے اپنی ایک زمین حضرت عثمان بن عفانؓ کو سات لاکھ درہم میں فروخت کی۔حضرت عثمانؓ نے یہ رقم ادا کر دی۔جب حضرت طلحہؓ یہ رقم اپنے گھر لے آئے تو انہوں نے کہا کہ اگر کسی شخص کے پاس رات بھر اس قدر رقم پڑی رہے تو کیا معلوم اس شخص کے متعلق رات کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا حکم نازل ہو جائے۔زندگی موت کا کچھ پتا نہیں۔چنانچہ حضرت طلحہؓ نے وہ رات اس طرح بسر کی کہ ان کے قاصد اس مال کو لے کر مستحقین کو دینے کے لیے مدینے کی گلیوں میں پھرتے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہو گئی تو اس رقم میں سے ان کے پاس ایک درہم بھی نہ بچا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 164-165 طلحہ بن عبیداللہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

ابن جریر روایت کرتے ہیں کہ حضرت طلحہؓ حضرت عثمانؓ سے اس وقت ملے جبکہ آپؓ مسجد سے باہر نکل رہے تھے۔حضرت طلحہؓ نے کہا کہ آپؓ کے پچاس ہزار درہم میرے پاس تھے وہ میں نے حاصل کر لیے ہیں۔ آپؓ انہیں وصول کرنے کے لئے کسی شخص کو میری طرف بھیج دیں۔یعنی کسی وقت لیے تھے اب انتظام ہو گیا اب وہ وصول کر لیں۔اس پر حضرت عثمانؓ نے ان سے فرمایا کہ آپؓ کی مروت کی وجہ سے وہ ہم نے آپؓ کو ہبہ کر دیے ہیں۔(البدایۃ والنہایۃ لابن اثیر جلد 4 جزء 7 صفحہ 208 سنۃ 35 ہجری، فصل فی ذکر شیئ من خطبہ...... دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

حضرت طلحہؓ کی شہادت جنگِ جمل میں ہوئی تھی۔اس بارے میں روایت ہے۔قیس بن ابو حازم سے مروی ہے کہ مَروان بن حکم نے جنگِ جمل کے دن حضرت طلحہؓ کے گھٹنے میں تیر مارا تو رگ میں سے خون بہنے لگا۔ جب اسے ہاتھ سے پکڑتے تھے تو خون رک جاتا اور جب چھوڑ دیتے تو بہنے لگتا۔حضرت طلحہؓ نے کہا اللہ کی قسم! اب تک ہمارے پاس ان لوگوں کے تیر نہیں آئے۔پھر کہا زخم کو چھوڑ دو کیونکہ یہ تیر اللہ نے بھیجا ہے۔

حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ جنگِ جمل کے دن 10/جمادی الثانی 36/ہجری میں شہید کیے گئے تھے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر 64 سال تھی۔ایک روایت کے مطابق 62 سال عمر تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 167-168 طلحہ بن عبیداللہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

سعید بن مُسَیَّب سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علیؓ اور حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کی برائی بیان کر رہا تھا۔حضرت سعد بن مالکؓ یعنی حضرت سعد بن ابی وَقّاصؓ نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ میرے بھائیوں کو برا بھلا نہ کہو۔وہ نہ مانا۔حضرت سعدؓ اٹھے اور انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی۔بعد اس کے دعا مانگی کہ اے اللہ! اگر یہ باتیں جو یہ کہہ رہا ہے تیری ناراضگی کا باعث ہیں تو اس پر میری آنکھوں کے سامنے کوئی بلا نازل فرما دے اور اس کو لوگوں کے لیے باعث عبرت بنا دے۔پس وہ شخص نکلا تو اس کا سامنا ایک ایسے اونٹ سے ہوا جو لوگوں کو چیرتا ہوا آ رہا تھا۔اس اونٹ نے اس شخص کو ایک پتھریلے میدان میں جا پکڑا اور اس شخص کو اپنے سینے اور زمین کے درمیان رکھا اور اسے پیس کر مار ڈالا۔راوی کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ لوگ حضرت سعدؓ کے پیچھے یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے کہ اے ابو اسحاق! آپ کو مبارک ہو۔آپ کی دعا قبول ہو گئی۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جزء 3 صفحہ 88 طلحہ بن عبیداللہ قریشی دارالکتب العلمیۃ بیروت)

علی بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت طلحہؓ کو خواب میں دیکھا جو فرماتے ہیں کہ میری قبر دوسری جگہ ہٹا دو۔ مجھے پانی بہت تکلیف دیتا ہے۔اسی طرح پھر دوبارہ انہیں خواب میں دیکھا۔ غرض متواتر تین بار دیکھا تو وہ شخص حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور ان سے اپنی خواب بیان کی۔لوگوں نے جا کر انہیں دیکھا تو ان کا وہ حصہ جو زمین سے ملا ہوا تھا پانی کی تری سے سبز ہو گیا تھا۔پس لوگوں نے حضرت طلحہؓ کو اس قبر سے نکال کر دوسری جگہ دفن کر دیا۔راوی کہتے تھے کہ گویا میں اب بھی اس کافور کو دیکھ رہا ہوں جو ان کی دونوں آنکھوں میں لگا ہوا تھا۔اس میں بالکل تغیر نہ آیا تھا۔صرف ان کے بالوں میں کچھ فرق آ گیا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے۔لوگوں نے حضرت ابوبکرہؓ کے گھر میں سے ایک گھر دس ہزار درہم پر خریدا اور اس میں حضرت طلحہؓ کو دفن کر دیا۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جزء 3 صفحہ 88 طلحہ بن عبیداللہ قریشی دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ کو عراق کی زمینوں سے چار اور پانچ لاکھ دینار مالیت کا غلہ ہوتا تھا۔اور علاقہ سَرَاۃ جو جزیرہ نما عرب کے مغربی طرف شمال سے جنوب تک پھیلا ہوا پہاڑی سلسلہ ہے اس کو جبل السَّراۃ بھی کہتے ہیں وہاں سے کم از کم دس ہزار دینار کی مالیت کا غلہ ہوتا تھا۔ان کی دیگر زمینوں سے بھی غلہ حاصل ہوتا تھا۔بنو تَیم کا کوئی مفلس ایسا نہ تھا کہ انہوں نے اس کی اور اس کے عیال کی حاجت روائی نہ کی ہو۔ان کی بیواؤں کا نکاح نہ کرایا ہو۔ان کے تنگ دستوں کو خادم نہ دیا ہو یعنی خدمت کرنے کے لیے تنگ دستوں کی بھی مدد کی۔اور ان کے مقروضوں کا قرض نہ ادا کیا ہو، سب کے قرض بھی ادا کیا کرتے تھے۔نیز ہر سال جب انہیں غلے سے آمدنی آتی تو حضرت عائشہؓ کو دس ہزار درہم بھیجتے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 166 طلحہ بن عبیداللہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)
(فرہنگ سیرت از سید فضل الرحمٰن صفحہ 147 زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی 2003ء)

حضرت معاویہ نے موسیٰ بن طلحہ سے پوچھا کہ ابو محمد یعنی حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ نے کتنا مال چھوڑا؟ انہوں نے کہا کہ بائیس لاکھ درہم اور دو لاکھ دینار۔ان کا سارا مال غلے سے حاصل ہوتا تھا جو کئی مختلف زمینوں سے آمد ہوتی تھی۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 166 طلحہ بن عبیداللہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

ان کی شہادت جنگِ جمل میں ہوئی جیسا کہ ذکر ہوا ہے۔اس کی تفصیل ان شاء اللہ آئندہ بیان کروں گا کیونکہ اس کی تفصیل علیحدہ ہی بیان چاہتی ہے تا کہ ہمارے ذہنوں میں ابھرنے والے جو بعض سوال ہیں ان کے جواب مل جائیں۔ان شاء اللہ وہ آئندہ بیان کروں گا۔

اب جیسا کہ مَیں نے گذشتہ خطبے میں ذکر کیا تھا کہ یہ جو آج کل کرونا وائرس کی وبا پھیلی ہوئی ہے اس کے لیے احتیاطی تدابیر بھی کرتے رہیں اور مسجدوں میں بھی جب آئیں تو احتیاط کر کے آئیں۔ہلکا سا بخار وغیرہ ہو، جسم کی تکلیف ہو تو ایسی جگہوں پہ نہ جائیں جہاں پبلک جگہیں ہیں اور خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں اور دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں۔اللہ تعالیٰ دنیا کو آفات سے بچائے۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا

(مسند احمد بن حنبل)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالب دعا : محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

کلامُ الامام

قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

کلامُ الامام

قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکل اور محال امر ہے

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 406)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 2

ترقی کے اندر چھپے ہوئے اختلافات کو دیکھ سکتی ہے اور امام جماعت احمدیہ کی ذات میں موجود سچائی اور بے لوث انسانی ہمدردی ان کو طاقت دیتی ہے کہ وہ کھل کر انسانیت کے سر پر منڈلانے والے ایٹمی جنگ کے خطرے سے کھلے لفظوں میں خبردار کریں۔

☆ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ترجمان جناب شاء (Chaa) صاحب کہتے ہیں: امام جماعت احمدیہ کی تقریر کے علاوہ ان کا شخصیاتی تاثر بھی اتنا گہرا ہے کہ مجھے بات سن کر دل کو اطمینان محسوس ہونے لگا تھا اور اپنے سے پہلے خلیفہ کے حوالے سے انہوں نے تہذیب اور کلچر کی جو تعریف بیان فرمائی اور دونوں کا باہمی تعلق بتایا اس سے جدید دَور کے اہل دانش انکار نہیں کر سکتے۔ خلیفہ نے قرآنی آیات کی بڑے احسن رنگ میں وضاحت کی۔ یہ وہی آیات ہیں جو اسلام سے متنفر لوگ سیاق وسباق سے ہٹ کر پیش کرتے ہیں۔

☆جناب فلس لوپوٹ (Fillis Lupot) صاحب جو ممبر پارلیمنٹ ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: امام جماعت احمدیہ ایک منکسر المزاج شخص ہیں اور معاشرے کے جس نچلے طبقے تک ان کی نظر ہے اور جس جامعیت سے وہ انسانی ہمدردی اور انسانی قدروں کے احترام کی بات کرتے ہیں اس سے میں یہی سمجھا ہوں کہ ان کا پبلک سے رابطہ بہت گہرا اور ذاتی ہے۔ اور عامۃ الناس سے جس طرح کی دوری مذہبی اور سیاسی لیڈروں میں پائی جاتی ہے، ان کی شخصیت اس سے بالاتر ہے۔

☆ایک پروفیسر ہیربرٹ ہیرٹے (Prof.Heribert Hirte) صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: امام جماعت احمدیہ نے اپنی جماعت کو تعلیمی میدان میں نمایاں کر کے جماعت احمدیہ کو دیگر تمام مذہبی جماعتوں سے ممتاز مقام پر کھڑا کر دیا ہے۔ جس جماعت کے افراد تعلیم پر اتنی توجہ دیں گے ان کی منزل ہی یہ ہے کہ وہ قیادت کریں نہ کہ اندھی تقلید، اس لیے مذہبی حلقوں میں ایسا وژن رکھنے والے راہ نما سے مل کر مجھے خوشی ہوئی۔

☆ایکسل کنورگ (Axel Knoerig) صاحب جو ممبر پارلیمنٹ ہیں نے کہا: اس زمانے میں لیڈرشپ پبلک اور رعایا کے دکھوں سے دور ہے اور صرف ان کے مسائل اور مشکلات کا ذکر کرتے ہیں مگر ذاتی درد اور احساس سے عاری ہیں۔ مجھے خوشی ہوئی کہ امام جماعت احمدیہ کی تقریر ان کے پبلک سے رابطے کی عکاسی کرتی تھی اور ان کی ذات سے انسانوں سے ذاتی محبت اور ہمدردی کا تاثر ملتا ہے۔ میں اس خطاب کو جا کر دوبارہ پڑھوں گا اور جہاں تک میری رسائی ہوگی اس کو آگے بھی بیان کروں گا۔

☆فلز پولٹ (Filiz Polat) صاحبہ جو ممبر پارلیمنٹ ہیں کہتی ہیں: امام جماعت احمدیہ نے نظام تمدن کی جامع اور بھرپور تعریف پیش کی۔ بعداز پروگرام جب مجھے ان سے بات چیت کا موقع ملا تو میں نے ان سے ماحولیاتی اور موسمی تحفظ کی بات کی تو ان کا کہنا تھا کہ یہ ایک عالمی مسئلہ ہے اور جب تک تمام ممالک اجتماعی کوشش نہ کریں تو اس میں مثبت پیش رفت ممکن نہیں۔ ایسے گلوبل ماحولیاتی مسائل کا حل کسی ایک ملک کی کوششوں سے ممکن نہیں ہوتا۔ مجھے خوشی ہوئی کہ انسانی مسائل پر ان کی اجتماعی نظر بہت گہری ہے۔

☆سبین لیڈگ (Sabine Leidig) صاحبہ جو ممبر پارلیمنٹ ہیں کہتی ہیں: میرا تعلق خود تو کسی مذہب سے بھی نہیں لیکن بحیثیت ایک مذہبی سربراہ، امام جماعت احمدیہ نے آنے والی نسلِ انسانی کے درد کو جس طرح قبل از وقت محسوس کر کے آج کی لیڈرشپ کو خبردار کیا ہے، اس کا میرے دل پر گہرا اثر ہے۔ اور میری خواہش ہے کہ یہ پیغام عام ہوتا کہ انسانوں کا اجتماعی شعور اس بارے میں بیدار ہو سکے اور اگلی نسلوں کی ذمہ داری کا ادراک ہو سکے۔ جو آج His Holiness کا پیغام تھا وہ میرے دل تک پہنچا اور اس نے اثر کیا کیونکہ انہوں نے امن کے پیغام کے ساتھ ساتھ جس طرف توجہ دلائی وہ بچے ہیں۔ یعنی انہیں بچوں کے بارہ میں فکر ہے، خاص طور پر ایٹمی اسلحہ کے خطرات جو ہیں ان سے خبردار کیا۔ خلیفہ کو صرف آج ہی کے انسانوں سے محبت نہیں بلکہ آئندہ آنے والی جو نسلیں ہیں ان کی بھی فکر اور ان سے بھی پیار ہے۔ آج مجھے اسلام کے بارہ میں خاص طور پر یہ واضح ہوا کہ عورت کا اسلام میں کیا مقام ہے اور عورت کی قدر اور اہمیت جس کا خلیفہ نے آج ذکر کیا۔

☆ناہونڈی (Nahawandi) صاحبہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: امام جماعت احمدیہ کے اس خطاب کی یورپ میں وسیع پیمانے پر اشاعت ہونے سے اسلام کے بارے میں پائے جانے والے تحفظات دور ہوں گے اور یک طرفہ طور پر پائے جانے والے منفی تاثرات کا ازالہ ہو سکے گا۔

☆Axel Knohrig صاحب جو ممبر پارلیمنٹ ہیں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: مجھے آج خاص طور پر خلیفہ کا خطاب پسند آیا کیونکہ انہوں نے دنیا میں امن پھیلانے کی طرف توجہ دلائی اور ساتھ ساتھ واضح بھی کیا کہ ہر ایک فرد کی کیا کیا ذمہ داری ہے تا کہ امن قائم کیا جا سکے۔ یہ جو پیغام خلیفہ نے آج کے خطاب میں دیا ہے ان کی اپنی ذات میں دیکھا اور محسوس بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگر سب لوگ یہ پیغام سمجھیں تو یقیناً امن پھیلایا جا سکے گا۔ ایک اور اہم پہلو جو آج خلیفہ نے بیان کیا وہ یہ ہے کہ آپس میں مختلف مذاہب اور کلچر کس طرح امن میں مل کر رہ سکتے ہیں۔ انہوں نے جن باتوں کا ذکر کیا ہے ان سب باتوں سے میں بطور عیسائی اتفاق کرتا ہوں۔

☆پروفیسر Christoph Gultman صاحب اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: مجھے آج کا پروگرام بہت پسند آیا۔ His Holiness کے خطاب سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ بہت سے قرآن کے حوالہ جات میں نے ساتھ نوٹ بھی کیے جن کا خلیفہ نے ذکر کیا تھا۔ اب میں انہیں گھر جا کر ضرور دوبارہ پڑھوں گا بھی۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہوئی کہ خلیفہ امن کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔

☆ایک عیسائی مہمان نے کہا: مجھے پہلی بار موقع ملا کہ His Holiness کا خطاب سنوں۔ اس سے قبل میں نے کبھی بھی یہ نہیں سنا تھا کہ اسلام امن کو اتنی اہمیت دیتا ہے اور امن قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس بات کی بھی مجھے بہت خوشی ہوئی کہ His Holiness کا خطاب آج مختلف سیاسی پارٹیز کے نمائندگان نے سنا۔ اسی طرح یہودی ربی اور دوسرے مسلمان فرقوں کے لوگ بھی مجھے یہاں نظر آئے۔

☆ایک مہمان نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: آج مجھے ایک بہت ہی پُرحکمت شخص کا خطاب سننے کا موقع ملا جنہوں نے اپنے خطاب میں ہر ایک فرد کو اس کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی کہ کس طرح سے امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ His Holiness لوگوں کو تاریکی سے روشنی کی طرف لا سکتے ہیں۔ انہوں نے بہت آسان الفاظ میں واضح کر دیا کہ سب انسانوں کو امن اور پیار سے اکٹھے رہنا چاہیے۔ اس کیلئے سب سے ضروری یہ بات ہے کہ ایک دوسرے کا احترام کیا جائے۔ یہ بات بھی انہوں نے بیان کی کہ دنیا میں ہر چیز کافی مقدار میں موجود ہے اور سب کیلئے کافی ہے اگر اس کو صحیح طرح استعمال کیا جائے۔

☆ایک خاتون بیان کرتی ہیں: یہ بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ یہ شخص His Holiness کیوں ہے۔ ایک ایسے لیڈر ہیں جو نہایت ہی پیار اور محبت ظاہر کرتے ہیں لیکن پیغام میں بہت واضح ہیں اور ہر ایک کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلانے والے ہیں۔ یہ لیڈرشپ میں نہایت ہی ضروری بات ہوتی ہے۔

☆ایک مہمان اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: His Holiness نے بہت سی اہم باتوں کی طرف توجہ دلائی۔ سب سے پہلے جس بات کا انہوں نے ذکر کیا وہ یہ تھی کہ آج کل کے معاشرہ میں مذہب کو اہمیت نہیں دی جاتی اور مذہب کو منفی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ بات ہمیں بطور عیسائی بھی محسوس ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ جو بات مجھے خلیفہ کے خطاب میں بہت اہم لگی وہ تعلیم و تربیت کی اہمیت ہے۔ اس حوالہ سے تو احمدیہ مسلم جماعت ویسے ہی ایک نمونہ ہے۔ کیونکہ جب انسانوں کو علم ہو کہ ان کی مقدس کتب کیا تعلیم دیتی ہیں تو بہت سی مشکلات سے ہم آج بچ سکیں گے۔

☆ایک مہمان نے کہا: مجھے حیرت ہو رہی تھی کہ خلیفہ کے خطاب میں جو قدروں اور انسانی اعمال کا ذکر ہو رہا تھا وہ میرے تصور کے مطابق تھا۔ میں ان باتوں سے 100 فیصد اتفاق کرتا ہوں۔ خلیفہ کی شخصیت بھی حیران کن شخصیت محسوس ہوتی ہے۔ ایک بات جو مجھے خلیفہ کے خطاب میں سب سے زیادہ پسند آئی وہ یہ تھی کہ اس بات کا کوئی فائدہ نہیں کہ اپنے مذہب کی تعلیم کا علم تو ہو لیکن اس پر عمل نہ کیا جائے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ انسان اپنے اعمال سے واضح کرے کہ وہ اپنے اندر اعلیٰ اخلاق رکھتا ہے۔

☆ایک مہمان اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: مجھے ابھی خلیفہ سے ملاقات کرنے کا موقع ملا تھا اور میں ابھی تک اس سے بہت ہی متاثر ہوں۔ میں اس بات کا شکرگزار ہوں کہ آج کے دن ایک ایسا پروگرام اس جگہ پر منعقد ہو سکا۔ آج کی ملاقات سے پہلے میں بہت ہی خوف زدہ اور فکرمند تھا کیونکہ مجھے پتہ نہیں تھا کہ ایک خلیفہ سے کس طرح ملا جاتا ہے۔ لیکن جب ان سے ملاقات ہوئی تو جلد ہی مجھے تسلی ہو گئی اور یہ یقیناً خلیفہ کے charisma کی ہی وجہ تھی۔ آج کے خطاب میں مجھے یہ بات بہت پسند آئی کہ انہوں نے اسلام کے بارہ میں جو تعصّبات ہیں ان کو ردّ کیا۔ ساتھ جو امن کا پیغام انہوں نے بیان کیا وہ بھی نہایت ہی اہمیت کا حامل تھا۔

☆ایک مہمان ممبر پارلیمنٹ کہتے ہیں: ان کیلئے یہ پروگرام نہایت ہی فائدہ مند رہا۔ His

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ
اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالبِ دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے
بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

Holiness نے ایک بہت اچھے انداز میں تعصّبات کو رد کیا اور اس طرح سے ایسے موضوعات پر بات کرنے سے لوگوں کی اصلاح ہوئی۔ اس کا یقیناً بہت سے لوگوں کو فائدہ ہوا ہوگا۔ یہ ضروری تھا کہ خلیفہ حاضرین کو یہ واضح کرتے کہ اسلام کی تعلیم حقیقت میں امن پر مبنی ہے۔

☆ایک خاتون اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: جب پہلی بار میری نظر خلیفہ پر پڑی تو یہ میرے لیے حیران کُن بات تھی لیکن ساتھ ساتھ ایک احترام بھی تھا۔ مجھے اسلامی مذہب سے ویسے ہی دلچسپی ہے اور ایک بات آج کے خطاب سے مجھے یہ واضح ہوئی کہ مجھے ابھی بہت کچھ اسلام کے بارہ میں سیکھنا ہو گا۔ یہ بات اس لیے بھی ضروری ہے تا کہ لوگوں کے تعصّبات ختم کیے جائیں۔ اصل میں اسلام تو امن کا مذہب ہے اور اس لیے بھی یہ آج کا خطاب ضروری تھا تا کہ جن کو بھی تعصّبات ہیں وہ دور کیے جاسکیں۔

☆ایک مہمان اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: خلیفہ کی ویسے تو تمام باتیں مجھے پسند آئیں اور انہوں نے ایک بہت ہی پیاری اور پُر امن تعلیم پیش کی۔ لیکن ایک بات جس نے مجھے بہت حیران کیا وہ یہ تھی کہ لازمی نہیں کہ انسان بدلہ لے بلکہ معاف کرنا بھی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

☆ایک مہمان Arno Tappe صاحب بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں پہلے بھی خلیفۂ وقت کا خطاب سن چکا ہوں۔ اس وقت بھی آپ کی باتوں کا مجھ پر ایک اثر ہوا تھا اور اس بار بھی آپ کی باتوں کا ایک خاص ہی اثر ہوا ہے۔ چونکہ خلیفۂ وقت کے خطاب کا بہت جگہوں پر چرچا ہوگا اس لیے میرا مشورہ ہے کہ خلیفۂ وقت کے اس خطاب کو جلد از جلد پرنٹ کروا کر سب مہمانوں کو اور سب members of parliament وغیرہ کو دے دیا جائے۔ اس طرح سب تک خلیفۂ وقت کے الفاظ براہِ راست پہنچ جائیں گے۔

......☆......☆......☆......

23/اکتوبر 2019ء (بروز بدھ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 45 منٹ پر مسجد خدیجہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

ایک خاتون صحافی کا حضور انور سے انٹرویو

آج پروگرام کے مطابق Deutschland ریڈیو کی ایک خاتون جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو کیلئے آئی ہوئی تھیں۔ اسکے علاوہ ایمبیسڈر Berresheim صاحب جو کہ ڈائریکٹر آف دی ڈیپارٹمنٹ رِلیجن اینڈ پالیٹکس منسٹری آف فارن افیئرز ہیں وہ بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کیلئے آئے ہوئے تھے۔

10 بجکر 35 منٹ پر حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ریڈیو Deutschland کی خاتون جرنلسٹ نے حضور انور سے انٹرویو لیا۔

☆خاتون جرنلسٹ نے کہا کہ میں نے کل آپ کی تقریر سنی تھی۔ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ آپ نے بات کی تھی کہ یورپ کے اندر دہریت میں اضافہ ہو رہا ہے جو کہ یورپ کے لیے اسلام کی نسبت زیادہ خطرہ والی بات ہے اس لیے آپ نے لوگوں کو مذہب کی طرف لے کر آنے کی بات کی چاہے وہ عیسائیت ہو، یہودیت ہو یا کوئی بھی مذہب ہو۔ آپ کے خیال میں اخلاقی اقدار کو لا مذہبیت سے کیا خطرہ درپیش ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام مذہبی صحائف بشمول بائیبل اور قرآن کریم میں بعض اخلاقی اقدار کا ذکر ملتا ہے جن کا بالکل خیال نہیں رکھا جا رہا۔ مثال کے طور پر والدین کا اُس طرح احترام نہیں کیا جاتا جیسا کہ پہلے کیا جاتا تھا یا مذہبی صحائف کی تعلیمات کے مطابق نہیں کیا جاتا۔ اس طرح روزمرہ کی اَور بھی کئی باتیں ہیں جن کا پوری طرح احترام نہیں کیا جا رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ اخباروں میں بھی پڑھ سکتے ہیں، رپورٹیں آتی رہتی ہیں کہ بچے کہتے ہیں کہ ان کے والدین کا ان کے ساتھ سلوک ٹھیک نہیں ہے جبکہ والدین کا نقطہ نظر مختلف ہوتا ہے۔ اب والدین نے یہ آواز اُٹھانا شروع کر دی ہے کہ بچوں کو اتنی آزادی نہیں ملنی چاہیے جتنی کہ انہیں ملی ہوئی ہے۔ اس طرح کئی اخلاقی اقدار ہیں جن کو اس معاشرے میں نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ بعض اخلاقی اقدار جن کا ذکر مذہبی کتابوں میں ملتا ہے ان کا خیال نہیں رکھا جا رہا۔

☆جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے مذہبی آزادی اور باہمی رواداری کی اہمیت کے حوالہ سے بات کی تھی لیکن اگر آپ اسلامی ممالک کو دیکھیں تو بہت سے اسلامی ممالک میں اقلیتوں کے لیے برداشت اور رواداری نہیں ملتی جیسا کہ جماعت احمدیہ کو بھی اس چیز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تو کیا یورپ میں موجود مذہبی آزادی آپ کو مزید ترقی کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یورپ میں بہرحال ایک مثبت چیز ضرور پائی جاتی ہے کہ آپ کو آزادی اظہارِ رائے یا مذہب و عقیدہ کی آزادی حاصل ہے۔ تو یقیناً یہاں یہ چیز ہے کہ آپ جس مرضی عقیدہ کو مانتے ہیں اُس پر عمل کر سکتے ہیں اور اس کا اظہار کر سکتے ہیں لیکن بعض اسلامی ممالک میں اس حق کی نفی کی جا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم بھی کہتا ہے کہ مذہب کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں اور ہم بھی اسی پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ جب ہم اپنے عقیدہ کی تبلیغ کرتے ہیں یا اُس کا اظہار کرتے ہیں تو اگر لوگوں کو یہ پیغام پسند آتا ہے اور اگر یہ پیغام اچھا ہے تو لوگ اسے مان لیں گے۔ مجھے امید ہے کہ یہاں بہتر تعلیم کے ذرائع مہیا ہیں یا یہاں کے لوگوں کی جب بھی مذہب کی طرف توجہ ہوگی تو یہ لوگ دیکھیں گے کہ اسلامی تعلیمات ان کی روحانی ترقی کیلئے اور انہیں مذہب کی طرف واپس لے جانے میں بہت فائدہ مند ہیں۔ اس لیے ہم امید کرتے ہیں کہ اگر لوگوں کی مذہب کی طرف توجہ ہوگی تو یہاں اسلام بہت ترقی کرے گا۔

☆جرنلسٹ نے سوال کیا کہ احمدیوں کو اپنی جماعت سے باہر شادی کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ آپ اس کو عقیدہ کی آزادی کے ساتھ کس طرح جوڑتے ہیں؟ کیا پسند کی شادی کرنے میں آزادی حاصل نہیں ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بات مکمل طور پر درست نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ بعض اوقات عورتیں مردوں کے زیرِ اثر آجاتی ہیں، اس لیے ہم کہتے ہیں کہ اگر ایک احمدی لڑکی جماعت سے باہر شادی کر رہی ہے تو ممکن ہے کہ لڑکی اور ان کے بچے مرد کے زیر اثر آجائیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اگر مرد اور عورت کا تعلق مختلف مذاہب سے ہو تو کچھ عرصہ بعد ہی اختلافات شروع ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے گھر خراب ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف بعض لڑکیاں مجھ سے اجازت مانگتی ہیں تو میں انہیں اجازت دے بھی دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ احمدی مرد بھی جماعت سے باہر شادیاں کرتے ہیں اور کئی ایسے احمدی مرد ہیں جن کی بیویاں عیسائیت یا دوسرے مذاہب سے تعلق رکھتی ہیں۔ بہرحال ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ایک مومن کو ایسے شخص سے ہی شادی کرنی چاہیے جو کہ ایک خدا پر ایمان لاتا ہو اور بتوں کی پوجا نہ کرتا ہو۔

☆جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کل کی تقریب میں مجھے کوئی احمدی خاتون نظر نہیں آئی۔ اس حوالہ سے آپ کی کیا رائے ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کل کا جو فنکشن تھا وہ باہر کے لوگوں کیلئے تھا، کافی لوگوں کو مدعو کیا گیا تھا اور بہت سے لوگوں نے حامی بھری تھی کہ وہ اس فنکشن میں شامل ہوں گے لیکن وہاں محدود سیٹیں تھیں اور جو اس فنکشن کو آرگنائز کر رہے تھے وہ مرد ہی تھے۔ ورنہ ہم اس طرح کے جو بھی فنکشن منعقد کرتے ہیں ان میں اُن عورتوں کو بھی بیٹھنے کی اجازت ہوتی ہے جو اپنے ساتھ مہمان لے کر آتی ہیں۔ لیکن کل کے فنکشن میں جن لوگوں کو مدعو کیا گیا اور جنہوں نے شمولیت کی حامی بھری تھی اور کوئی بھی احمدی خاتون مہمان نہیں لے کر آرہی تھیں اور تقریب میں مرد ہی شامل تھے اسی لیے وہاں بعض مرد تھے اور کوئی بھی احمدی خاتون نہ تھیں۔ لیکن عام طور پر ہماری مساجد کی تقاریب اور دوسرے فنکشنز میں کافی عورتیں بھی ہوتی ہیں۔

☆جرنلسٹ نے کہا کہ میں نے یہ پڑھا ہے کہ احمدی خواتین کیلئے سب سے پہلی جگہ گھر ہی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلام نے مردوں اور عورتوں کے فرائض کی تقسیم کی ہوئی ہے۔ اس کے مطابق کمانے کی ذمہ داری مردوں پر ہے، مالی طور پر گھروں کو وہی چلاتے ہیں اور بالعموم عورتیں گھر کا خیال رکھتی ہیں اور بچوں کی تربیت کرتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم عورت کے تعلیم حاصل کرنے کے حق کی نفی نہیں کرتے۔ اگر کوئی عورت پڑھی لکھی ہے، انجینئر ہے یا ڈاکٹر ہے یا استاد ہے یا کسی اور پیشہ میں تعلیم یافتہ ہے تو وہ باہر جاتی ہیں اور کام بھی کرتی ہیں۔ لیکن جب وہ گھروں میں آتی ہیں تو انہیں گھروں کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔ تو پہلی بات یہی ہے کہ یہ فرائض کی تقسیم ہے جس کے مطابق مرد باہر کام کرتے ہیں اور عورتیں گھروں میں کام کرتی ہیں۔ لیکن اگر کسی عورت میں صلاحیت ہے یا کسی خاص فیلڈ میں مہارت رکھتی ہے تو وہ باہر جا کر کام بھی کر سکتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کو گھر بھی دیکھنا ہوگا۔ عورتوں کا گھروں میں رہنے یا گھروں کو سنبھالنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کو

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

گھر سے باہر نکلنے کی اجازت ہی نہیں ہے۔ ہماری عورتوں کی ایک تنظیم ہے جو کہ بہت فعال ہے۔ اگر آپ نے کبھی ہمارا جلسہ دیکھا ہوتو آپ کو پتہ چلے کہ عورتیں اپنے فنکشنز خود آرگنائز کرتی ہیں اور وہ ہماری جماعت میں بہت فعال ہیں۔ وہ باہر جا کر بھی اپنے فنکشنز منعقد کرتی ہیں اور ان کا اپنا علیحدہ انتظام ہوتا ہے۔ پھر خواتین کی کافی تعداد ہے جو کہ ڈاکٹرز ہیں، ٹیچرز ہیں، آرکیٹیکٹس ہیں جو باہر جا کر کام کرتی ہیں۔

☆ خاتون صحافی نے پوچھا کہ پھر عورتوں اور مردوں کے درمیان separation کیوں رکھی جاتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیونکہ میں یہ مانتا ہوں کہ اگر عورتوں کو مردوں کے سایہ سے علیحدہ رکھ کر موقع دیا جائے تو وہ زیادہ بہتر رنگ میں کام کرتی ہیں۔ جب وہ مردوں سے علیحدہ ہوتی ہیں تو وہ اپنے کام کرنے میں اور ترقی کرنے میں آزاد ہوتی ہیں۔ اگر آپ ایک بڑے درخت کے نیچے چھوٹا پودا لگا دیں تو وہ صحیح طرح پھل پھول نہیں سکتا۔ اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ اگر عورتیں مردوں سے علیحدہ ہو کر کام کریں تو وہ زیادہ بہتر رنگ میں ترقی کر سکتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ عورتوں کے پاس بھی وہی حقوق ہیں جو مردوں کے پاس ہیں۔ عورتوں کے پاس خلع کا حق ہے، اسلام میں عورتوں کو وراثت کا حق حاصل ہے اور کئی دوسرے حقوق بھی حاصل ہیں جو کہ مغرب میں چند دہائیاں پہلے تک عورتوں کو حاصل نہ تھے۔ اگر آپ لوگوں کے پاس اب یہ حقوق ہیں تو آپ یہ نہیں کہہ سکتیں کہ آپ عورتوں کے حقوق کی چیمپئن ہیں بلکہ اسلام عورتوں کے حقوق کا چیمپئن ہے۔

☆ خاتون صحافی نے کہا کہ لیکن عورتوں کو وارثت میں مردوں کا نصف حصہ ملتا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اس کے پیچھے بھی ایک حکمت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ اس طرح سوال در سوال کرتی رہیں گی تو میرا سارا وقت لے لیں گی اور مجھے پہلے ہی تاخیر ہو رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہرحال جہاں تک عورتوں کو مردوں کی نسبت نصف حصہ ملنے کا تعلق ہے تو جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا ہے کہ روٹی کمانے کی ذمہ داری مردوں پر ہے، مرد نے کمانا ہے اور وہی گھریلو اخراجات کا ذمہ دار ہے۔ اس لیے اگر عورت اخراجات کی ذمہ دار نہیں ہے تو پھر اس کو وراثت میں جو کچھ بھی مل رہا ہے وہ اس کا اپنا ہے۔ اس کے لیے وہ پیسے گھریلو اخراجات پر یا اپنے خاوند پر یا اپنے بچوں پر خرچ کرنا فرض نہیں ہے۔ کیونکہ بچوں پر یا گھریلو اخراجات پر خرچ کرنے کی ذمہ داری مرد پر ہے۔ پس عورت کو جو کچھ بھی وراثت میں مل رہا ہے وہ خالصتاً اُسی کا ہے لیکن جو مرد کو مل رہا ہے وہ اس نے اپنی بیوی پر بھی خرچ کرنا ہے اور اپنے بچوں پر بھی خرچ کرنا ہے۔ تو اس کے پیچھے یہی بنیادی منطق ہے۔

☆ خاتون صحافی نے جواب پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور آخری سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ آپ سے پہلے خلیفہ نے کہا تھا کہ وہ جرمنی میں سو مساجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ بھی یہی چاہتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ تو جرمنی جماعت کو ایک ابتدائی ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ سو مساجد تعمیر کرنے کے بعد ہم رُک جائیں گے۔ بلکہ ہم یہاں جرمنی میں مزید مساجد تعمیر کرتے رہیں گے۔ لیکن ابھی تک ہم نے سو مساجد والا ہدف پورا نہیں کیا اس لیے فی الحال ہماری توجہ سو مساجد کی طرف ہی ہے۔ جب یہ ٹارگٹ مکمل ہو جائے گا تو پھر میں یا پھر جو بھی میرے بعد میں آنے والا ہوگا وہ نیا ٹارگٹ دے دے گا۔

انٹرویو کے آخر میں خاتون صحافی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وقت دینے پر بہت شکریہ ادا کیا۔ یہ انٹرویو 11 بجے تک جاری رہا۔

ایمبیسڈر کی حضور سے ملاقات

بعد ازاں ایمبیسڈر Volker Berresheim نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔ موصوف منسٹری آف فارن افیئرز میں ڈائریکٹر برائے ریلیجن اینڈ پولیٹکس ڈیپارٹمنٹ ہیں۔ موصوف نے سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں گزشتہ رات منعقد ہونے والی شاندار تقریب پر مبارکباد پیش کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ معاشرے کے متعدد طبقات کے لوگ وہاں آئے ہوئے تھے۔

ڈاکٹر Berresheim نے کہا کہ آج کل دنیا کو کافی پیچیدہ اور مختلف قسم کے خطرات اور چیلنجز کا سامنا ہے لیکن مجھے نہیں لگتا کہ تیسری عالمی جنگ کا خطرہ بھی درپیش ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ واقعی دنیا کو بہت سے خطرات کا سامنا ہے لیکن آپ تیسری عالمی جنگ کے خطرہ کو جھٹلا نہیں سکتے اور نہ ہی جھٹلایا جانا چاہیے۔

موصوف نے کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ مختلف سوسائٹیز کے اندرونی مسائل زیادہ ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سوسائٹیز کے اندر بے چینیاں ہیں لیکن یہ بے چینیاں اب ملکی سرحدیں بھی عبور کر رہی ہیں اس لیے مختلف ممالک کے درمیان بھی تضادات جنم لے رہے ہیں۔

ڈاکٹر Berresheim نے کہا کہ لیکن ان مسائل کا حل ہمیں ابھی تک نہیں ملا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اقوام متحدہ اور اس جیسی دیگر تنظیمیں ان مسائل کا حل بن سکتی ہیں لیکن اقوام متحدہ اپنا کام صحیح طرح نہیں کرتی۔ یورپین پارلیمنٹ کے آڈیٹوریم میں میں نے جو تقریر کی تھی اس میں مَیں نے یورپین یونین کے حوالہ سے بات کی تھی اور کہا تھا کہ یورپین ممالک کا یہ اتحاد ضرور قائم رہنا چاہیے۔ لیکن آج ہمیں یہ اتحاد بھی منتشر ہوتا نظر آرہا ہے۔ بریگزٹ تو صرف ابتدا ہے۔ اسکے بعد ممکن ہے اٹلی، سپین اور دیگر ممالک بھی یہی کام کریں۔

اس پر ڈاکٹر Berresheim نے کہا کہ اس انتشار یا اختلاف کے پیچھے باقاعدہ پیسہ لگا ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بالکل درست بات ہے۔ مختلف قسم کے اتحاد اور بلاکس بنتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ لبنان کی رپورٹس کے مطابق وہاں جو بات چیت ہوئی ہے اسے مختلف مذاہب نے سراہا ہے اور اس کے مثبت اثرات سامنے آئے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلامی ممالک میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ بہت سے مسلمان فرقوں کے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اختلافات ہیں۔ کوئی بھی مشترکہ پلیٹ فارم نہیں ہے۔ ہر گروپ کا اپنا ایجنڈا ہے۔ پاکستان میں آپ کو اس چیز کی انتہا نظر آئے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حکومتوں کو چاہیے کہ وہ اس طرف خاص توجہ دیں۔ مذہب اور حکومت کو علیحدہ کرنا بہت ضروری ہے۔ ورنہ امن قائم نہیں ہو سکتا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مذہب کو ملکی معاملات میں دخل اندازی کرنے سے روکے گا کون؟

موصوف نے کہا کہ Lindau میں ایک مذہبی کانفرنس منعقد ہوئی ہے جس میں 900 سے زیادہ نمائندگان شامل ہوئے تھے اور اس میں احمدیہ مسلم جماعت کی بھی نمائندگی ہوئی ہے۔ انہوں نے بھی ایکشن پلان بنایا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دیکھتے ہیں کس حد تک اس پلان پر عمل ہوتا ہے۔

موصوف نے کہا کہ جب مذہبی جماعتیں اکیلی کھڑی ہوتی ہیں تو اپنی روایات اور ثقافتی مجبوریوں میں جکڑی ہوتی ہیں اور ان کی آوازیں نہیں سنی جاتیں۔ اس سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا لیکن آپ جب مختلف جماعتوں کو اکٹھا کر کے کسی ایک بات پر متفق کر کے آواز اٹھائیں تو آپ کی آواز زیادہ بلند ہوتی ہے اور حکومتیں اس کو سنتی بھی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج کل مسئلہ یہ ہے کہ مذہبی رہنما مذہبی ہونے کی نسبت زیادہ سیاسی ہوتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ آپ کی کوششوں کے اچھے نتائج نکلیں لیکن ساتھ ساتھ آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ آپ زیادہ خوش فہمی کا شکار نہ ہوں۔

ملاقات کا یہ پروگرام 11 بجکر 25 منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 41 فیملیز کے 145/افراد نے اور 11/احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والی ان سبھی فیملیز اور احباب نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 18/جماعتوں سے آئی تھیں۔ بعض جماعتوں سے ملاقات کیلئے آنے والی فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے آئی تھیں۔

اوسنا بُروک سے آنے والی 420 کلومیٹر، فرینکفرٹ سے آنے والی 550 کلومیٹر، Bocholt اور Dietzenbach سے آنے والے 560 کلومیٹر اور ویزبادن سے آنے والے 570 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔

Pfungstadt سے آنے والے احباب اور فیملیز 580 کلومیٹر، Badkrenznac سے آنے والے 600 کلومیٹر اور Mannheim سے آنے والی فیملیز 625 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں بعض عرب احباب اور فیملیز بھی

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں''

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: اے شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں''

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

شامل تھیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں ایک گیمبین احمدی دوست Ahmadou Njie صاحب نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔موصوف نے ملاقات کے بعد بتایا۔میں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق 20 سال قبل ایک خواب دیکھا تھا۔میں نے جب یہ خواب اپنی والدہ کو سنایا تو انہوں نے کہا کہ جب تک میں حضور انور سے ملاقات نہ کر لوں اس وقت تک یہ خواب کسی کو نہ سنانا۔اس لیے میں نے وہ خواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات سے قبل کسی کو نہیں سنایا۔

ایک بابرکت خواب

چنانچہ آج ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہ خواب بتایا ہے۔اب مجھے لگ رہا ہے جیسے میرے لیے دروازے کھل گئے ہیں اور میں بہت خوش ہوں۔حضور کو ٹی وی پر دیکھنے اور اس طرح آمنے سامنے دیدار کرنے میں بہت فرق ہے۔

اس دوست نے خواب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔میں نے دیکھا تھا کہ میں پانی میں ہوں اور وہاں پر لاکھوں فرشتے بھی کھڑے ہیں۔میں فرشتوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔اس پر فرشتے جواب دیتے ہیں کہ تم نے آسمان پر نہیں دیکھا؟ جب میں آسمان پر دیکھتا ہوں تو وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور میں ان فرشتوں سے پوچھتا ہوں کہ یہ شخص کون ہے؟ اور خود ہی ان سے کہتا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ یہ شخص رسول کریم ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کے نمونہ کو واضح کرنے آیا ہے۔اس پر فرشتے اثبات میں جواب دیتے ہیں۔

اس پر میں فرشتوں سے کہتا ہوں کہ میں اس شخص تک پہنچنے کی کوشش کروں گا۔اس پر فرشتے جواب دیتے ہیں کہ بہت سے لوگ اس شخص تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن وہاں تک پہنچ نہیں پاتے۔ اس پر میں ان فرشتوں سے کہتا ہوں کہ میں ان شاء اللہ پہنچ جاؤں گا۔پھر میں وہاں سے چلا جاتا ہوں اور حضور انور کی طرف آسمان پر دیکھتا ہوں اور اپنا ہاتھ حضور انور کی طرف بڑھاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ آپ رسول کریم ﷺ کے نمونہ کو واضح کرنے کیلئے آئے ہیں۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اثبات میں جواب دیتے ہیں۔میں حضور انور سے کہتا ہوں کہ یہی وجہ ہے کہ میں اوپر آپ سے ملنے کیلئے آیا ہوں تا کہ آپ کی خدمت میں سلام عرض کر سکوں اور آپ کی برکات لے کر واپس جا سکوں۔اس پر حضور انور فرماتے ہیں کہ ٹھیک ہے۔

اس کے بعد میں حضور انور سے مصافحہ کرتا ہوں اور حضور مجھے ایک لفافہ دیتے ہیں جو میں اپنی جیب میں ڈال لیتا ہوں اور واپس نیچے آ کر لوگوں کو بتاتا ہوں کہ میں تو اس عظیم الشان شخص سے مل آیا ہوں۔انہوں نے میرے لیے دعا کی ہے اور مجھے برکات سے نوازا ہے اور میں یہ برکات اپنے گھر لے کر جا رہا ہوں۔ جب میں نیچے آتا ہوں تو وہاں ایک ہیلی کاپٹر بھی اُڑ رہا ہوتا ہے۔میں لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ یہاں ہیلی کاپٹر کیوں آیا ہوا ہے؟ پھر خواب میں ہی میں ہیلی کاپٹر کے اندر جاتا ہوں جو کہ ایک مسجد کے اوپر اُڑتا ہے اور وہ مسجد ''مسجد خدیجہ'' کی طرح نظر آتی ہے۔ پھر جب میں مسجد پہنچتا ہوں تو وہ لفافہ کھولتا ہوں جس میں برکتیں ہوتی ہیں اور میں وہ برکتیں اپنی فیملی میں تقسیم کر دیتا ہوں۔

موصوف بیان کرتے ہیں۔گذشتہ سال میں جلسہ سالانہ میں شریک ہوا تھا اور وہاں ہیلی کاپٹر بھی اُڑ رہا تھا۔اور پھر حضور انور جب پرچم کشائی کر رہے تھے تو ہزاروں لوگ وہاں کھڑے نعرے بلند کر رہے تھے۔ جب نمازوں کے بعد میں سویا تو مجھے وہی خواب دوبارہ آئی اور ایک آدمی مجھے کہتا ہے کہ تمہیں اپنی خواب یاد ہے جس میں تم نے ایک عظیم ہستی کو دیکھا تھا۔جس شخص نے آج جھنڈا بلند کیا تھا یہ وہی ہستی ہے جسے تم نے خواب میں دیکھا تھا۔اس کے بعد جب میں نے حضور انور کو پہلی مرتبہ دیکھا تو میں رونے لگ گیا۔میں جلسہ گاہ میں گیسٹ والے حصہ میں موجود تھا جہاں حضور بڑی قریب سے گزرے۔میری زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور میرے اتنے قریب تھے۔ مجھے ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی نے میرے جسم پر نیم گرم پانی ڈال دیا ہے۔اور میں اس کے بعد ایک گھنٹہ تک روتا رہا۔

پہلے تو میں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو قریب سے ہی دیکھا تھا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مسجد خدیجہ برلن میں ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی اور اسی مسجد کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 1 بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔بعد ازاں مقامی مجلس عاملہ جماعت برلن اور سیکورٹی ٹیم خدام الاحمدیہ نے حضور انور کے ساتھ گروپ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

تقریب آمین

2 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد خدیجہ میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 24 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزان ارسل عمران شاہد، بلال احمد، سرفراز احمد، نورالدین قاسم، محسن جاوید، ماہر چیمہ، جاذب عطا، اریض احمد، فرساد محمود، خاقان عارف، عدنان محمود ملک، مسرور احمد ملک، حارث ولید احمد اور باسل عمران، عزیزات یُسریٰ منان، زارہ منصور، روحا عمر، ھبہ ناصر، صباحہ منیر، عنایہ احمد، تابینہ مسرور، کشمالہ سحر، علونیہ مسرت شاکر اور آیان خان۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہدی آباد روانگی

آج پروگرام کے مطابق برلن سے مہدی آباد (ہمبرگ) کیلئے روانگی تھی۔4 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے احباب جماعت مرد و خواتین ایک بڑی تعداد میں مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں موجود تھے۔بچیوں کے گروپس الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں بادام کا پودا لگایا۔ بعد ازاں حضور انور احباب کے درمیان تشریف لے آئے۔حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔احباب اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہہ رہے تھے اور خواتین الوداع کہتے ہوئے شرف زیارت سے فیض یاب ہو رہی تھیں۔4 بجکر 40 منٹ پر حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ مہدی آباد (ہمبرگ) کیلئے روانہ ہوا۔مسجد خدیجہ برلن سے مہدی آباد کا فاصلہ 300 کلومیٹر ہے۔

مہدی آباد ایک قصبہ Nahe اور ضلع Segeberg میں واقع ہے۔صوبہ Schleswig Holstein ہے اور یہ صوبہ جرمنی کے شمال کی طرف ہے اس صوبہ کا دارالحکومت Kiel ہے اور یہ وہی شہر ہے جس کے ایک جرمن باشندے نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو آپؑ کی زندگی میں پہچانا تھا اور آپ پر ایمان لایا تھا۔

قریباً 3 گھنٹے کے سفر کے بعد 7 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مہدی آباد تشریف آوری ہوئی۔مہدی آباد پہنچنے سے 7-8 کلومیٹر قبل پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی مہدی آباد کے بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو مہدی آباد اور اردگرد کی جماعتوں سے آئے گیارہ صد سے زائد احباب جماعت مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کا بڑے پُر جوش اور بھرپور انداز میں استقبال کیا اور نعرے بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔بچوں اور بچیوں نے علیحدہ علیحدہ گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت اور دعائیہ نظمیں پیش کیں۔

مہدی آباد (Nahe) جماعت کے علاوہ

Pinne Berg	Husum
Ditmarschen	Bad Segeberg
Schleshwig	Kiel
Lubeck Lüneberg	Buxtehude
Vechta	Stade
Hamburg	Bremen

کی جماعتوں سے احباب جماعت اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے پہنچے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ 8 بجکر 30 منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔علاقہ کے میئر Holger Fisher حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کیلئے آئے ہوئے تھے۔مکرم عبدالرؤف صاحب صدر جماعت مہدی آباد (Nahe) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت میئر صاحب سے گفتگو فرمائی اور شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت البصیر'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

24/اکتوبر 2019ء (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 7 بجے مسجد بیت البصیر مہدی آباد میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''اجتماع میں شامل ہونے کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے خدا سے مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں''

(خطاب برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے''

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان خطوط اور رپورٹس پر اپنے دست مبارک سے ارشادات فرمائے۔ نیز حضور انور کی دیگر مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

نماز جنازہ حاضر وغائب

2 بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر محترمہ کلثوم اختر صاحبہ زوجہ مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم چک نمبر 106 رحیم یار خان پاکستان کی نماز جنازہ حاضر اور درج ذیل 6 مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

محترمہ سلیم اختر صاحبہ زوجہ رانا محمد شہباز صاحب ربوہ پاکستان، محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (سابق نائب وکیل المال ثانی ربوہ)، مکرم محمد انور ہاشمی صاحب مرحوم، مکرم اشرف نذیر احمد صاحب مرحوم، مکرمہ Asma ممتاز صاحبہ، مکرم اختر حسین صاحب آف قادیان، بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت البصیر میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 35 فیملیز کے 114 ؍افراد اور 11 سنگل افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز اور احباب مہدی آباد کے علاوہ جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے۔

Hamburg	Soltau
Bremen	Kiel
Lübeck	Pinneberg
Jesteburg	Reheine
	Hannover

اس کے علاوہ پاکستان سے آنے والے ایک دوست نے بھی شرف ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والے ان سبھی احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت البصیر میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

حضور کی بابرکت موجودگی میں نکاحوں کا اعلان

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے درج ذیل 4 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس دوران تشریف فرما رہے۔

☆ عزیزہ قرۃ العین ملک بنت مکرم حفیظ احمد قریشی صاحب کا نکاح عزیزم رضوان ملک ابن مکرم ارشد احمد شہباز صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ نائلہ کنول خواجہ بنت مکرم شبیر احمد خواجہ صاحب کا نکاح عزیزم مصباح الدین سیف ابن مکرم فلاح الدین سیف صاحب مرحوم کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ لبنیٰ طارق بنت مکرم طارق محمود صاحب کا نکاح عزیزم یاسر احمد ملک ابن مکرم ناصر احمد ملک صاحبکے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ صدف خان بنت مکرم میر نصیر اللہ خان صاحب کا نکاح عزیزم احد جان خان ابن مکرم غلام اللہ خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

آخر پر ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہدی آباد کو بہت خوبصورت جھنڈیوں اور رنگ برنگے برقی قمقموں سے سجایا گیا ہے۔ مسجد بیت البصیر اور اس کے اردگرد کے علاقہ میں چراغاں کا منظر قابل دید ہے۔ یہاں نمازوں کی ادائیگی اور قیام وطعام کیلئے تین بڑی مارکیز بھی لگائی گئی ہیں۔ ہر مارکی میں ایک ہزار کے قریب افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ ایک مارکی مردوں کیلئے اور ایک مارکی خواتین کیلئے ہے اور ایک مارکی میں احباب کے کھانا کھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ سینکڑوں احباب اور نوجوان خدام مختلف شعبوں میں ڈیوٹی پر مامور ہیں اور بڑی خوش اسلوبی سے اپنے اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ لنگر خانہ کا نظام بھی جاری ہے اور روزانہ ہزارہا افراد کا کھانا تیار ہوتا ہے۔ پارکنگ کا انتظام بھی مختلف مقامات پر کیا گیا ہے۔

مہدی آباد کا مختصر تعارف

مہدی آباد ہمبرگ شہر سے 30 کلومیٹر دور Nahe نامی قصبہ اور ضلع Segeberg میں واقع ہے۔ صوبہ کا نام Schleswig-Holstein ہے اور یہ صوبہ جرمنی کے شمال کی طرف ہے اس صوبہ کا دار الحکومت Kiel ہے اور یہ وہی شہر ہے جس کے ایک جرمن باشندے نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو آپؑ کی زندگی میں پہچانا تھا اور آپؑ پر ایمان لے آیا تھا۔

یہ قطعہ زمین جسکا نام مہدی آباد ہے۔ 12 ؍جولائی 1989ء کو 6 لاکھ جرمن مارک میں خریدا گیا۔ مہدی آباد 2 قطعات زمین پر مشتمل ہے۔ ایک قطعہ زمین جس پر جماعتی سینٹر موجود ہے اور اب یہاں مسجد بیت البصیر کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ اس کا رقبہ 21479 مربع میٹر یعنی 5 ایکڑ سے زیادہ ہے اور دوسرا قطعہ زمین جو اس پہلے قطعہ سے 8 صد میٹر دور ہے ایک زرعی زمین پر مشتمل ہے اور اس کا رقبہ 1 لاکھ 51 ہزار مربع میٹر ہے۔ ایکڑ میں یہ رقبہ 26.37 ایکڑ ہے۔ مہدی آباد میں ایک عمارت پہلے کی بنی ہوئی ہے اس کے ایک حصہ کو رہائش کے طور پر اور ایک حصہ کے 2 ہالوں کو مرمت وغیرہ کر کے نماز کیلئے استعمال کیا جا رہا تھا۔ یہاں مسجد کی تعمیر کی اجازت کے حصول کیلئے ایک لمبا وقت لگا ہے اور پورے علاقہ کا ایک Master Plan بنا کر پیش کرنا پڑا ہے اور بعض شرائط کے ساتھ مسجد کی تعمیر کی اجازت ملی ہے۔

یہاں مسجد کا سنگ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 14 ؍جون 2011ء کو رکھا تھا اور اس سال 2019ء میں بہت سی رکاوٹوں کو طے کرنے کے بعد اس مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے اور بروز جمعۃ المبارک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس مسجد کا افتتاح فرمائیں گے۔

......☆......☆......☆......

25 ؍اکتوبر 2019ء (بروز جمعۃ المبارک)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 7 بجے ’’مسجد بیت البصیر‘‘ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ جمعۃ المبارک کے ساتھ ہی ’’مسجد بیت البصیر‘‘ کا افتتاح ہو رہا تھا۔ جرمنی کی مختلف جماعتوں سے بڑی تعداد میں احباب جماعت صبح سے ہی مہدی آباد پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے فاصلے طے کر کے پہنچی تھیں۔ ہر ایک کی خواہش تھی کہ اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائے اور مسجد کے افتتاح میں شامل ہو۔

پروگرام کے مطابق 2 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور نے ایک بڑی مارکی میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ 3 بجے تک جاری رہا اور براہ راست MTA انٹرنیشنل پر Live نشر ہوا۔

آج اپنے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے اردگرد کی جماعتوں سے خصوصاً اور جرمنی بھر سے عموماً احمدیوں کی ایک بھاری تعداد نے شمولیت اختیار کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 19 فیملیز کے 81 ؍افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات پایا۔ یہ احباب اور فیملیز مہدی آباد کے علاوہ جرمنی کی درج ذیل چھ جماعتوں سے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کیلئے پہنچے تھے۔

Hamburg	Vechta
Lübeck	Lüneburg
Bremen	Pinneberg

علاوہ ازیں سویڈن میں پاکستان سے وزٹ پر آنے والے ایک مربی سلسلہ نے بھی یہاں مہدی آباد پہنچ کر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والے سبھی احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 7 بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتی سنٹر کی اس پُرانی عمارت اور دفاتر اور مربی ہاؤس کا معائنہ فرمایا اور انتظامیہ کو بعض ہدایات سے نوازا۔

سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے اعزاز میں تقریب

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بڑی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مجلس خدام

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہم جلسوں اور اجتماعات کا انعقاد اس لیے کرتے ہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر اپنے اپنے اخلاقی اور روحانی معیار بہتر کر سکیں‘‘

(خطاب برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

الاحمدیہ جرمنی کے زیر انتظام سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی مکرم حسنات احمد صاحب کے اعزاز میں الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔اس تقریب میں تمام سابق صدران مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی اور تمام قائدین مجالس اور خدام الاحمدیہ کے دیگر عہدیداران شامل ہوئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حماد احمد صاحب مہتمم عمومی خدام الاحمدیہ جرمنی نے کی۔اسکے بعد مکرم حنان احمد باجوہ صاحب نائب ریجنل قائد خدام الاحمدیہ ہمبرگ نے خوش الحانی سے منظوم کلام پیش کیا۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

تشہد اور تعوذ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کی یہ تقریب جانے والے صدر خدام الاحمدیہ کے اعزاز میں ہے۔انہوں نے صدارت کا چھ سال کا اپنا دَور مکمل کیا، گوکہ ابھی خدام الاحمدیہ میں ہیں۔اور گزشتہ سال سے موجودہ صدر کو صدارت کا کام سنبھالے ہوئے ایک سال ہو چکا ہے۔ خدام الاحمدیہ میں کام کرنے والے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں بڑا اچھا کام کرنے والے ہیں۔جانے والے صدر صاحب کو میں صرف یہ کہوں گا کہ اب بھی جو بعض جماعتی ذمہ داریاں ان پر ڈالی گئی ہیں ان جماعتی ذمہ داریوں کی وجہ سے ان میں ایک خادم کی حیثیت سے پہلے جو خدمت کا ایک جذبہ تھا وہ ختم نہیں ہو جانا چاہیے۔یہ نہ سمجھیں کہ بعض عہدے ان کو مل گئے تو عُہدے کی وجہ سے میرا کوئی اونچا مقام ہو گیا ہے۔بلکہ ہر عہدیدار کو یہ سمجھنا چاہیے۔آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ کہ قوم کا سردار اسکا خادم ہوتا ہے۔یہ روح اگر ہمارے ہر عہدیدار میں پیدا ہو جائے تو ایک انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ نظمیں آپ پڑھتے ہیں۔پُرجوش تقریریں بھی کر لیتے ہیں۔بڑے اظہار بھی کر لیتے ہیں۔ترانے بھی پڑھ لیتے ہیں۔لیکن عملاً فائدہ اسی وقت ہوتا ہے جب آپ کی سوچ آپ کے ان الفاظ کا ساتھ دے رہی ہو۔آپ کا عمل آپ کے ان الفاظ کا ساتھ دے رہا ہو۔پس آنے والے صدر کو بھی خیال رکھنا چاہیے اور جسے ایک لمبا عرصہ خدمت کرنے کا موقع ملا اور دوسری جگہ خدمت کا موقع مل رہا ہے اسکو بھی یاد رکھنا چاہیے اور ہر عہدیدار کو امیر سے لے کے نچلی سطح تک ہر ایک کو یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ وہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرما رہا ہے اور یہ کسی کا کوئی حق نہیں ہے۔پس اس فضل کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

قائدین بھی یہاں بیٹھے ہیں ان کو بھی خدام الاحمدیہ کے حوالے سے بتادوں کہ خدام الاحمدیہ کا ایک کام، بہت بڑا کام خلافتِ احمدیہ کی حفاظت بھی ہے اور اس کے لیے وہ عہد بھی کرتے ہیں۔اور حفاظت یہ نہیں ہے کہ صرف عمومی کی ڈیوٹی دے دی یا حفاظتِ خاص کی ڈیوٹی دے دی۔یہ کام تو اور دوسرے بھی کر سکتے ہیں۔اصل حفاظت یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کے الفاظ کو پھیلایا جائے۔ان پر عمل کیا جائے۔ان پر عمل کروایا جائے۔اور نئی نسل کو سنبھالا جائے۔صرف یہ دعویٰ کر لینا کافی نہیں کہ ہم دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔یہ لڑائی کا تو مسئلہ نہیں ہے۔آج کل کی لڑائی، آج کل کا جہاد یہ ہے کہ باتوں پر عمل کیا جائے۔ اور یہی وہ اصل کام ہے جو خدام الاحمدیہ نے کرنا ہے۔ ہر قائد کا کام ہے، ہر زعیم کا کام ہے، ہر ناظم کا کام ہے، ہر مہتمم کا کام ہے اور صدر صاحب کا کام ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ جو باتیں کہی جاتی ہیں۔آپ تقاریر میں سنتے ہیں یا جو خطبات سنتے ہیں ان پر عمل کریں اور ان پر عمل کروائیں۔اپنے نمونے پیش کریں گے تو دوسرے بھی اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

مجھے یاد ہے میری خلافت کے شروع میں مبشر ایاز صاحب نے مجھے لکھا کہ خلفاء کے خطبات اور تقاریر کا مجموعہ شائع ہوتا ہے۔اور ان کے جانے کے بعد شائع ہوتا ہے جبکہ ان کی زندگی میں ہونا چاہیے۔ اس لیے انہوں نے لکھا، اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ میری خواہش ہے کہ خلافتِ خامسہ کے دور کے جو میرے خطبات ہیں وہ ساتھ ساتھ ہر سال شائع ہوتے رہیں۔میں نے اجازت دے دی اور بات بھی یہی ٹھیک ہے۔اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے خلفاء میں، اور آئندہ بھی ان شاء اللہ خلفاء آتے رہیں گے، ہر ایک کا ایک دور رکھا ہوا ہے۔اور ہر دور کے مطابق خود رہ نمائی فرماتا رہتا ہے۔اور جو موجودہ وقت کے تقاضے ہیں اس کے مطابق خلیفۂ وقت رہ نمائی کرتا ہے۔اس لیے وہ دور جب ختم ہو جائے اور جب نئے خلیفہ کا انتخاب ہو جائے اور نئے خلیفہ کو اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عطا فرما دے تو پھر اس کے مطابق ہی چلنا ہوگا جس طرح وہ رہ نمائی کرے نہ کہ پرانی کتابیں شائع کرنے سے۔ٹھیک ہے بعض تاریخی چیزیں بھی ان میں مل جاتی ہیں۔بعض علمی باتیں بھی مل جاتی ہیں۔وہ شائع ہونی چاہئیں۔لیکن عمل کے لیے ضروری ہے کہ خلیفۂ وقت کی بات کو سنو۔اس پر عمل کرو۔نہ یہ کہ اس سے منشاء یہ تھا یا وہ تھا۔بعض لوگ آپس میں جب بات کر رہے ہوں تو عہدیداروں کی طرف سے یہ ہوتا ہے کہ نہیں خلیفۂ وقت نے جو یہ الفاظ کہے تو ان کا منشاء یہ تھا۔اگر منشاء یہ تھا یا وضاحت کی ضرورت ہے تو خلیفۂ وقت موجود ہے اس سے پوچھو۔اور اگر سابق خلفاء کی باتیں تھیں اور ان کا منشاء تھا تو اس کا فیصلہ کرنا بھی خلیفۂ وقت کا کام ہے کہ اُس بات کی کیا تشریح ہوگی یا حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے ہیں یا ان کی باتیں ہیں تو اس کی کیا وضاحت ہوگی۔یہ کام ہر عہدیدار کا نہیں ہے۔یہ باتیں کہ اس کی تشریح کیا ہونی ہے یہ فیصلہ کرنا خلیفۂ وقت کا کام ہے۔اس لیے خدام الاحمدیہ ہمیشہ یاد رکھے، ہر عہدیدار ہمیشہ یاد رکھے کہ آپ نے خلیفۂ وقت کے الفاظ کو دیکھنا ہے، اس کی باتوں کو سننا ہے۔ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔اور پرانے منشاء اور پرانی باتیں کھنگالنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اللہ تعالیٰ جب تک بہتر سمجھتا ہے ایک خلیفہ کو زندگی دیتا ہے اور اس کے کام کو جاری رکھتا ہے۔اور جب وہ بہتر سمجھتا ہے تو ایک دور ختم ہو جاتا ہے اور اگلا دور شروع ہو جاتا ہے۔اس لیے اس بات کو، اس حقیقت کو سمجھنے کی ہر ایک عہدیدار کو کوشش کرنی چاہیے۔اور خدام الاحمدیہ کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ جب خلافت کے نظام کی حفاظت کی ذمہ داری ان پر ہے تو حفاظت اسی طرح ہے کہ اپنے نوجوانوں میں، اپنے بچوں میں یہ روح پیدا کریں کہ تم نے خلیفۂ وقت کی باتوں کو سننا ہے اور ان پر عمل کرنا ہے۔اور یہی حقیقت ہے جو خلافت کی حفاظت کا اہل بناتی ہے ورنہ اس کے علاوہ سب باتیں ہی ہیں۔پس میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق عطا فرمائے کہ حقیقی رنگ میں خلافت کی حفاظت کرنے والے ہوں۔اور خلیفۂ وقت کے حقیقی مددگاروں میں سے ہوں، سلطانِ نصیر ہوں۔اور خلافت احمدیہ کا جو ادارہ ہے اسکی حقیقی رنگ میں حفاظت کرنے والے ہوں اور وہ یہی ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ خلیفۂ وقت کے الفاظ پر عمل ہو اور عمل کروانے کی کوشش ہو اور اس کو پھیلایا جائے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔بعد ازاں شاملین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

تقریب آمین

اس پروگرام کے بعد 8 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت البصیر'' تشریف لے آئے جہاں تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 29 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیز تنزیل احمد ملک، توحید نور الدین، ثاقب احمد جاوید، عدیل احمد، باسل فاتح احمد، عطاء الخبیر احمد، ثمر احمد، ملک آحل احمد، حسان احمد قمر، ملک حسیب کھوکھر، فخر سروش احمد، مرزا منیب احمد، موحد احمد، عبد الغفور علیم رانا، ارمان نصیر الدین، سدید احمد، عدیل احسان کھوکھر۔عزیزہ عروش نادیہ رانا، ایمان اختر، نورم جبار، سائرہ ملک، سلمیٰ احمد، عروسہ قمر، ماہین ارشد، سطوت احمد، مہوش ارشد، حراء چوہدری، دیا کھوکھر، عبیرہ کمال۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا　　خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا　　صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

طالب دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

اپنی ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈال کر، صرف اور صرف ایک خواہش ہونی چاہئے کہ

ہم نے زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور کبھی کسی کیلئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع واقفات نو 5 مئی 2012، بحوالہ اخبار بدر 1 مارچ 2018)

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

حضرت ہِلال بن اُمیہ واقفیؓ اور حضرت کعب بن مالکؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 6/دسمبر 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت ہِلال بن امیہ واقفیؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ہِلال بن امیہ انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو واقف سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ قدیمی اسلام قبول کرنے والے تھے۔ فتح مکہ کے دن ان کی قوم کا جھنڈا ان کے پاس تھا۔ آپ غزوۂ بدر، احد اور بعد کے غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تاہم غزوۂ تبوک میں یہ شامل نہ ہو سکے۔

سوال حضرت ہلالؓ کن تین صحابہ میں سے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ہِلال بن امیہؓ ان تین انصار صحابہ میں سے تھے جو غزوۂ تبوک میں بغیر کسی عذر کے شامل نہ ہو سکے تھے۔ دوسرے دو صحابہ کعب بن مالکؓ اور مُرارۃ بن ربیعؓ تھے۔

سوال ان صحابہؓ کے متعلق قرآن کریم میں کیا آیت نازل ہوئی تھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ط حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ط ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا۔ اور ان تینوں پر بھی اللہ توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا جو پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین ان پر باوجود فراخی کے تنگ ہو گئی اور ان کی جانیں تنگی محسوس کرنے لگیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے پناہ کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف۔ پھر وہ ان پر قبولیت کی طرف مائل ہوتے ہوئے جھک گیا تا کہ وہ توبہ کر سکیں۔

سوال حضرت کعب بن مالک غزوہ تبوک میں کیوں پیچھے رہ گئے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے یہ غزوہ اس وقت کیا کہ جب پھل پک چکے تھے اور سائے اچھے لگتے تھے۔ آپؐ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی سفر کی تیاری شروع کر دی۔ میں صبح کو جاتا تا میں بھی ان کے ساتھ سفر کی تیاری کروں۔ میں واپس لوٹتا اور کچھ بھی نہ کیا ہوتا۔ میں اپنے دل میں کہتا کہ میں تیاری کر سکتا ہوں۔ یہ خیال مجھے لیت و لعل میں رکھتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہؐ ایک صبح مسلمانوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور میں سفر کی تیاری بھی نہیں کر سکا۔ میں نے سوچا کہ آپؐ کے جانے کے ایک یا دو دن بعد تیاری کر لوں گا اور ان سے جا ملوں گا۔ اور میرا یہی حال رہا یہاں تک کہ لشکر تیزی سے سفر کرتے ہوئے بہت آگے نکل گیا۔ میں نے بھی ارادہ کر لیا کہ کوچ کروں اور ان کو پا لوں مگر مجھے اس کی طاقت نصیب نہ ہوئی۔

سوال جب حضرت کعب بن مالک جنگ پر روانہ نہ ہو سکے تو ان کے دل کی کیا حالت ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت کعب کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے جانے کے بعد جب مَیں لوگوں میں نکلتا تو مجھے یہ بات غمگین کر دیتی کہ جو پیچھے رہ گئے تھے ان میں اکثر وہی لوگ تھے جنہیں بوجہ نفاق کے حقارت سے دیکھا جاتا تھا۔ یا کمزوروں میں سے ایسا شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے معذور ٹھہرایا تھا یا ایسے لوگ جو بزدل تھے۔

سوال آنحضرتؐ نے تبوک پہنچ کر حضرت کعب کے متعلق کیا سوال کیا اور لوگوں نے ان کے بارے میں کیا بتایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہؐ نے تبوک پہنچ کر پوچھا کہ کعب کہاں ہے؟ بنو سلمہ میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! اس کو اس کی دو چادروں نے اور اپنے دائیں بائیں مڑ کر دیکھنے نے روک رکھا تھا۔ حضرت معاذ بن جبلؓ نے یہ سن کر کہا کیا بُری بات ہے جو تم نے کہی ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ یا رسولؐ اللہ! اس کے متعلق ہمیں اچھا ہی تجربہ ہے۔ نہ اس میں کوئی فخر ہے، نہ تکبر ہے، نہ منافقت ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔

سوال جب حضرت کعب کو آنحضورؐ کے واپس تشریف لانے کی خبر ملی تو ان کے دل میں کیا خیالات آنے لگے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت کعب بن مالکؓ کہتے تھے کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ آپؐ واپس آ رہے ہیں تو مجھے فکر ہوئی اور میں جھوٹی باتیں سوچنے لگا کہ کس بات سے آپؐ کی ناراضگی سے بچ جاؤں۔ لیکن جب یہ کہا گیا کہ رسول اللہؐ آن پہنچے تو میرے دل سے سارے جھوٹے خیالات کافور ہو گئے۔ اور میں نے سمجھ لیا کہ میں کبھی بھی آپؐ کے غصے سے ایسی بات سے بچنے والا نہیں جس میں جھوٹ ہو۔ اس لیے میں نے آپؐ سے سچ سچ بیان کرنے کی ٹھان لی۔

سوال جب لوگ آنحضورؐ سے جنگ پر نہ جانے کے عذر بیان کرنے لگے تو آپؐ نے ان سے کیا سلوک فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو پیچھے رہ جانے والے لوگ آپؐ کے پاس آ گئے اور آپؐ سے عُذر بیان کرنے لگے۔ اور قسمیں کھانے لگے۔ ایسے لوگ اَسّی سے کچھ اوپر تھے۔ رسول اللہ نے ان سے ان کے ظاہری عذر مان لیے اور ان سے بیعت لی اور ان کیلئے استغفار کیا اور ان کا اندرونہ اللہ کے سپرد کیا۔ اور ان کیلئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کے سامان کرے۔

سوال جب حضرت کعب آنحضورؐ کی خدمت میں پیش ہوئے تو آپؐ اور حضرت کعبؓ کے درمیان کیا گفتگو ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت کعب کہتے ہیں کہ مَیں آپؐ کے پاس آیا اور آپؐ کو سلام کیا تو آپؐ ناراض شخص کی طرح مسکرائے۔ آپؐ نے فرمایا آگے آؤ۔ میں آیا اور آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا کہ کس بات نے تمہیں پیچھے رکھا ہے؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم! میں ایسا ہوں کہ اگر آپؐ کے سوا دنیا کے لوگوں میں سے کسی اَور کے پاس بیٹھا ہوتا تو مَیں سمجھتا ہوں کہ مَیں ضرور ہی اس کی ناراضگی سے عذر کر کے بچ جاتا مگر اللہ کی قسم! اگر مَیں نے آج آپؐ سے کوئی ایسی جھوٹی بات بیان کی جس سے آپؐ مجھ پر راضی ہو گئے تو عنقریب اللہ آپؐ کو مجھ پر ناراض کر دے گا۔ اگر میں آپؐ سے سچی بات کہوں جس سے آپؐ مجھ پر ناراض ہوں تو میں اس میں اللہ کے عفو کی امید رکھتا ہوں اللہ کی قسم! میرے لیے کوئی عذر نہیں تھا۔ مَیں کبھی بھی ایسا تنومند اور آسودہ حال نہیں ہوا جتنا کہ اس وقت تھا جب آپؐ سے پیچھے رہ گیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: اس نے سچ بیان کیا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اٹھو یہاں تک کہ اللہ تمہارے متعلق کوئی فیصلہ کرے۔

سوال جب لوگوں نے حضرت کعبؓ کو سچ بتانے پر ملامت کی تو انہوں نے کیا کِیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کعبؓ کہتے ہیں کہ لوگ مجھے ملامت کرتے رہے اور مَیں نے بھی ارادہ کر لیا کہ لوٹ جاؤں اور اپنے آپ کو جھٹلا دوں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا میری طرح کوئی اور بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں دو اَور شخص ہیں۔ ایک مُرارہ بن ربیع عَمرِیؓ اور دوسرے ہِلال بن امیہ واقفیؓ ہیں۔ جب لوگوں نے ان دونوں کا مجھ سے ذکر کیا تو مَیں ان کے پاس سے چل پڑا اور رسول اللہؐ نے مسلمانوں کو ہم سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا۔

سوال جب غسان کے بادشاہ نے حضرت کعبؓ کو دعوت دی کہ تم ہمارے پاس آجاؤ ہم تمہاری خاطر مدارات کریں گے تو حضرت کعب نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کعبؓ کہتے ہیں کہ اہلِ شام میں سے ایک نَبطی میرے پاس آیا اور اس نے غسّان کے بادشاہ کی طرف سے ایک خط مجھے دیا۔ اس میں یہ مضمون تھا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے ساتھی نے تمہارے ساتھ سختی کا معاملہ کر کے تمہیں الگ تھلگ چھوڑ دیا ہے اور تمہیں تو اللہ تعالیٰ نے کسی ایسے گھر میں پیدا نہیں کیا جہاں ذلّت ہو اور تمہیں ضائع کر دیا جائے۔ تم ہم سے آ کر ملو۔ ہم تمہاری خاطر مدارات کریں گے۔ جب میں نے یہ خط پڑھا تو میں نے کہا یہ بھی ایک آزمائش ہے۔ میں وہ خط لے کر تنور کی طرف گیا اور اس میں اس کو ڈال دیا۔

سوال حضرت کعب اور دیگر تین اصحاب کی معافی کس طرح ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت کعبؓ کہتے ہیں کہ جب پچاسویں رات کی صبح کو نماز فجر پڑھ چکا اور میں اس وقت اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر تھا تو اس اثنا میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی کہ اے کعب بن مالک! تمہیں بشارت ہو! کہتے ہیں میں یہ سن کر سجدے میں گر پڑا اور سمجھ گیا کہ مصیبت دور ہو گئی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ چکے تو آپؐ نے یہ اعلان فرمایا کہ اللہ نے مہربانی کر کے ہماری غلطی کو معاف کر دیا ہے۔

سوال معافی کے بعد حضرت کعبؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کیا عہد کیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت کعب کہتے ہیں میں نے کہا یا رسولؐ اللہ! اللہ نے مجھے صدق کی وجہ سے نجات دی اور میری توبہ میں سے یہ بھی ہے کہ میں ہمیشہ ہی سچ بولا کروں گا جب تک کہ میں زندہ رہوں گا کیونکہ اللہ کی قسم! میں مسلمانوں میں سے کسی کو نہیں جانتا کہ اللہ نے اسکو سچی بات کہنے کی وجہ سے اس خوبی کے ساتھ آزمایا ہو جس خوبی سے میری آزمائش کی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ آئندہ بھی جب تک زندہ ہوں مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔

......☆......☆......☆......

جنگ تبوک کے بعض حالات اور بدری صحابہ کرامؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 13/دسمبر 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال وہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک پر لوگوں کو جانے سے روک رہے تھے اور بہانے بنا رہے تھے ان کے متعلق کیا آیت نازل ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ اور ان میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے رخصت دے اور مجھے فتنہ میں نہ ڈال۔ خبردار وہ فتنہ میں پڑ چکے ہیں اور یقیناً جہنم کافروں کو ہر طرف سے گھیر لینے والی ہے۔

سوال مدینہ میں کس یہودی کا گھر منافقوں کا گڑھ تھا اور وہاں منافقین کیا منصوبے کر رہے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مدینے کے ایک یہودی کا نام سُوَیلم تھا۔ وہ مدینہ کے علاقے جَاسُوم میں مقیم تھا جس کو بِئرِ جَاسِم بھی کہتے ہیں۔ اس یہودی کا گھر منافقوں کا گڑھ تھا۔ نبی کریمؐ کو خبر ملی کہ منافقین وہاں اکٹھے ہو رہے ہیں اور وہ لوگوں کو غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ جانے سے روک رہے ہیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کے ان منصوبوں کا کس طرح سدِ باب کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ نے حضرت عمار بن یاسرؓ کو فرمایا کہ ان لوگوں کے پاس جاؤ اور ان باتوں کے بارے میں پوچھو جو انہوں نے کہی ہیں۔ اگر وہ ان سے انکار کریں تو انہیں بتا دینا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم نے یہ یہ کہا ہے۔ جب حضرت عمّارؓ وہاں پہنچے اور انہوں نے وہ سب کہا تو وہ لوگ آپؐ کی خدمت میں آ کر معذرتیں کرنے لگے۔

سوال جو لوگ کسی جائز عذر یا کسی مرض کی وجہ سے جنگ تبوک میں شامل نہ ہو سکے ان کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب آنحضرتؐ غزوۂ تبوک سے واپس لوٹے اور مدینے کے قریب پہنچے تو آپؐ نے فرمایا مدینے میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ وہ ہر سفر اور ہر وادی میں تمہارے ساتھ تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! جبکہ وہ مدینے میں ہیں تو پھر کس طرح ساتھ ہو گئے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں وہ مدینہ میں ہی ہیں مگر انہیں کسی عذر نے یا کسی مرض نے روک لیا تھا۔

سوال غزوۂ تبوک سے واپسی پر آنحضورؐ نے مدینہ، اُحد کے پہاڑ اور انصار کے بعض گھروں کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تبوک سے واپسی پر جب مدینہ دکھائی دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا یہ طَابَہ ہے یعنی پاکیزہ اور خوشگوار۔ اور یہ احد ہے یہ ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ انصار کے گھروں میں بہترین گھر بَنُو نَجّار

کا گھر ہے۔ پھر بَنُو عَبْدُ الْاَشْہَل کا گھر ہے پھر بنو عبدالحارث بن خَزْرَج کا گھر ہے۔ پھر بنوسَاعِدَہ کا گھر اور آپؐ نے انصار کے سب گھروں کو اچھا قرار دیا۔

سوال: غزوہ تبوک سے واپسی پر مدینہ کے لوگوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کس طرح کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ کے استقبال کیلئے مدینہ کے لوگ کیا مرد اور کیا عورتیں اور کیا بچے مدینے سے باہر ثَنِيَّۃُ الْوَدَاع کے پاس آئے جہاں مدینہ سے مکہ جانے والوں کو الوداع کہا جاتا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مدینہ کے بچوں نے آپ کا استقبال کیا اور لڑکیاں یہ گا رہی تھیں کہ طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا ★ مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ … وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا ★ مَا دَعٰى لِلّٰهِ دَاعٍ۔ کہ چودھویں کی رات کا چاند ہم پر ثنیۃ الوداع کی جانب سے طلوع ہوا۔ ہم پر اللہ کا شکر واجب ہو گیا ہے جب تک کہ اللہ کا کوئی نہ کوئی پکارنے والا رہے گا۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مُرارہ بن ربیع عَمْرِیؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مُرارہ بن ربیع عَمْرِیؓ کے والد کا نام رَبیع بن عَدِی تھا۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ اَوس کے خاندان بنوعمرو بن عوف سے تھا۔ یہ ان تین انصار صحابہ میں سے تھے جو غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہو سکے تھے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عُتْبَہ بن غَزْوَانؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عُتْبَہ بن غَزْوَانؓ کی کنیت ابوعبداللہ اور ابوغَزْوَان تھی۔ آپ کے والد کا نام غَزْوَان بن جابر تھا۔ آپ نے ساتویں نمبر پر اسلام قبول کیا تھا۔ ہجرت حبشہ کے وقت ان کی عمر چالیس سال تھی۔ جب آپ حبشہ سے مکہ واپس آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابھی مکے میں ہی مقیم تھے۔

سوال: حضرت عتبہ بن غزوانؓ نے مدینہ ہجرت کس طرح کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عُتْبَہ بن غَزْوَانؓ اور حضرت مِقْدَاد بن اَسْوَدؓ مکے سے مشرکین قریش کے لشکر کے ساتھ نکلے تا کہ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو سکیں۔ رسول اللہؐ نے حضرت عُبَیدہ بن حارِثؓ کی قیادت میں ایک لشکر ثَنِيَّۃُ الْمَرَۃ کی طرف روانہ کیا۔ قریش کے لشکر کی قیادت عکرمہ بن ابوجہل کر رہا تھا۔ ان دونوں گروہوں کے درمیان لڑائی نہ ہوئی سوائے ایک تیر کے جو حضرت سَعد بن ابی وَقّاصؓ نے چلایا تھا اور وہ خدا کی راہ میں پہلا تیر تھا جو چلایا گیا۔ اس روز عُتْبَہ بِن غَزْوَانؓ اور حضرت مِقْدَادؓ بھاگ کر مسلمانوں کے ساتھ جا ملے۔

سوال: کفار کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کیلئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تدابیر اختیار فرمائیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: پہلی تدبیر یہ تھی کہ آپؐ نے خود سفر کر کے آس پاس کے قبائل کے ساتھ باہمی امن وامان کے معاہدے کرنے شروع کیے تا کہ مدینے کے ارد گرد کا علاقہ خطرے سے محفوظ ہو جائے۔ دوسرا قدم آپؐ نے یہ اٹھایا کہ آپؐ نے چھوٹی چھوٹی خبر رساں پارٹیاں مدینے کے مختلف جہات میں روانہ کرنی شروع فرمائیں تا کہ آپؐ کو قریش اور ان کے حلیفوں کی حرکات وسکنات کا علم ہوتا رہے اور قریش کو بھی یہ خیال رہے کہ مسلمان بے خبر نہیں ہیں اور اس طرح مدینہ اچانک حملوں کے خطرات سے محفوظ ہو جائے۔ ان پارٹیوں کے بھجوانے میں آپؐ کی ایک مصلحت یہ بھی تھی کہ اسکے ذریعہ سے مکہ اور اسکے گردونواح کے کمزور اور غریب مسلمانوں کو مدینہ کے مسلمانوں میں آملنے کا موقع مل جائے۔ ایک تدبیر آپؐ نے یہ اختیار فرمائی کہ آپ نے قریش کے ان تجارتی قافلوں کی روک تھام شروع فرما دی جو مکے سے شام کی طرف آتے جاتے ہوئے مدینے کے پاس سے گزرتے تھے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روز نامہ الفضل کی ویب سائٹ اور اسکے آن لائین ایڈیشن کے اجرا کے متعلق کیا اعلان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: الفضل کے 106 سال پورے ہونے پر لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا آغاز ہو رہا ہے۔ یہ اخبار آج سے 106 سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی اجازت اور دعاؤں کے ساتھ 18/جون 1913ء کو شروع فرمایا تھا۔ اس اخبار کے لندن سے آن لائن ایڈیشن کا مؤرخہ 13/دسمبر 2019ء سے آغاز ہو رہا ہے جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں ہر جگہ بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہوگا۔ اسکی ویب سائٹ Alfazlonline.org تیار ہو چکی ہے اور پہلا شمارہ بھی اس پر دستیاب ہے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے الفضل سے استفادہ کے متعلق افراد جماعت کو کیا ہدایت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سوشل میڈیا کے ذرائع سے بھی اردو پڑھنے والے احباب کو استفادہ کرنا چاہیے اور اسی طرح مضمون نگار اور شعراء حضرات بھی اس کے لیے اپنی قلمی معاونت کریں تا کہ اچھے اور تحقیقی مضامین بھی اس میں شائع ہوں۔ اس ویب سائٹ میں روزانہ کے شمارہ کی پی ڈی ایف کی شکل میں امیج فائل بھی موجود ہوگی جس کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکے گا جو پرنٹ کی شکل میں پڑھنا چاہیں وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

سوال: خطبہ جمعہ کے آخر پر سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کن مرحومین کے کوائف بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے مکرمہ سیدہ تنویر الاسلام صاحبہ مرحومہ اور مکرمہ سسٹر حاجہ شکورہ نوریہ صاحبہ مرحومہ کا ذکر خیر فرمایا۔ حضور انور نے ان کیلئے مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خدمت کے جذبے سے معمور اور اخلاص ووفا میں بڑھتے ہوئے ایسے اَور لوگ بھی جماعت کو عطا فرمائے۔ حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

……☆……☆……☆……

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
Mob: 9647960851 9082768330
طالبِ دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16/دسمبر 2017ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ سحرش محمود (واقفۂ نو) کا ہے جو محمود احمد طلحہ صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم وجاہت احمد طاہر ابن بشارت احمد صاحب (آسٹریلیا) کے ساتھ بارہ ہزار آسٹریلین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ لبیدہ ملاحت رشید کا ہے، جو مامون الرشید صاحب (کینیڈا) کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم فراست عمر احمد کے ساتھ پانچ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

یہ جامعہ احمدیہ کینیڈا میں درجہ شاہد میں پڑھتے ہیں۔ گریجویشن کرنے کے بعد جامعہ میں داخل ہوئے تھے۔ ماشاء اللہ اچھے طالبعلموں میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میدان عمل میں بھی ان کو بہترین مربی ومبلغ بنائے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ دُرِعدن (واقفہ نو) کا ہے، جو مظہر اقبال صاحب (لندن) کی بیٹی ہیں۔ یہ حامد نور ابن مکرم محمد رفیق صاحب مرحوم (ربوہ) کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ مدحت صباء منصور کا ہے، جو مظفر احمد منصور صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم بشیر احمد (واقفِ نو) ابن ذوالفقار احمد صاحب (لندن) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اللہ تعالیٰ یہ تمام نکاح ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ بابرکت فرمائے۔ اور ان سب رشتوں کو ہمیشہ قائم رکھے۔ اور ان کی نسلوں میں سے نیک اور خادم دین بھی پیدا ہوں۔ آمین

اس کے بعد حضور انور نے ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ جس کے بعد ان نکاحوں کے فریقین نے حضور انور سے مبارک باد لیتے ہوئے حضور سے مصافحہ کی سعادت بھی حاصل کی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 17/دسمبر 2019)

……☆……☆……☆……

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 6/نومبر 2019ء کو نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو۔کے) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نمازِ جنازہ حاضر

☆مکرمہ عالیہ شہزاد صاحبہ

اہلیہ مکرم علی شہزاد صاحب (ہنسلو ساؤتھ، یو۔کے)

4/نومبر 2019ء کو 46 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اس فیملی نے 2005ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ مرحومہ چار سال جرمنی میں رہنے کے بعد 2007ء میں یوکے آئیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، جماعت کے ساتھ مکمل تعاون کرنے والی ایک نیک سیرت خاتون تھیں۔ بچوں کی تربیت اچھے رنگ میں کی۔ خلافت کے ساتھ والہانہ لگاؤ تھا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

☆مکرم محمد اسحاق صاحب

(کینٹ بازار، ڈرگ روڈ، کراچی)

6/جون 2019ء کو 74 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے کراچی میں قاضی کے علاوہ اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری مال اور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، ہمدرد، سادہ مزاج، قناعت پسند اور ایک نیک انسان تھے۔ خلافت سے اخلاص ووفا کا گہرا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کے چھوٹے بھائی اور مکرم احمد علی صاحب مربی سلسلہ کے والد تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

مُلکی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

● جماعت احمدیہ پونہ میں مورخہ 17 نومبر 2019 کو مکرم اشفاق احمد طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ پونہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم، نعت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تین تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی روز مجلس اطفال الاحمدیہ پونہ نے بھی جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا جس کی صدارت مکرم اشفاق احمد طاہر صاحب ناظم اطفال پونہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم عبدالسلام نے کی۔ عزیزم رمیض قریشی نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ احسان قریشی نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مورخہ 10 نومبر 2019 کو شعبہ خدمت خلق پونہ کے تحت بمقام ساسنے گروجی ہسپتال، دھرم ویر اولڈ ایج ہوم اور یتیم خانہ میں 250 سے زائد لوگوں میں پھل تقسیم کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

(حلیم خان شاہد، مبلغ سلسلہ پونہ، مہاراشٹر)

● جماعت احمدیہ شموگہ میں مورخہ 17 نومبر 2019 کو صدر جماعت احمدیہ شموگہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفان" پڑھا گیا۔ بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے پانچ الگ الگ پہلوؤں پر علماء کرام نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں انصار، خدام اور اطفال کے علاوہ لجنہ نے بھی پردہ کی رعایت سے شرکت کی۔

(سید بشیر الدین محمود احمد، سیکرٹری اصلاح وارشاد شموگہ، کرناٹک)

● جماعت احمدیہ رائیکے پور ضلع کانپور صوبہ یوپی میں مورخہ 12 نومبر 2019 کو مکرم خلیل احمد صاحب امیر ضلع کانپور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ فرمان صاحب نے کی۔ نظم عزیزم رضوان احمد نے پڑھی۔ بعدہ مکرم عبدالستار صاحب مبلغ انچارج کانپور نے "آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو و درگزر" اور خاکسار نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام خاتم النبیین" کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (قمر الدین فتح پوری، معلم سلسلہ رائیکے پور، کانپور)

● جماعت احمدیہ موہن گنج میں مورخہ 17/نومبر 2019 کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد کلیم صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ خاکسار نے ایک نظم پیش کی۔ بعدہ مکرم قمر الدین صاحب معلم سلسلہ نے "مامور من اللہ کی ضرورت قرآن وحدیث کے حوالے سے" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم عبدالستار صاحب مبلغ انچارج کانپور نے "آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر واستقلال اور عفو و درگزر" کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(شیخ نصیر احمد معلم سلسلہ موہن گنج، ضلع کانپور، اترپردیس)

● جماعت احمدیہ رواں لال پور میں مورخہ 18/نومبر 2019 کو مکرم خلیل احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد یوسف صاحب نے کی۔ بعدہ خاکسار نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی نعت "بدرگاہ ذی شان خیر الانام" پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم قمر الدین صاحب معلم سلسلہ رائیکے پور نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام خاتم النبیین" اور مکرم طارق محمود صاحب مبلغ انچارج کانپور نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی۔ دوران تقاریر مکرم نصیر احمد صاحب اور عزیزم مبین احمد نے نظم پیش کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(قادر احمد، معلم سلسلہ رواں لال پور، کانپور، اترپردیس)

جماعت احمدیہ ورنگل میں فری ہومیو پیتھک میڈیکل کیمپ

ماہ ستمبر اور اکتوبر 2019 میں ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ کی تمام جماعتوں میں ہیومنٹی فرسٹ کے تحت خطرناک بیماریوں کی روک تھام کے لیے فری ہومیو پیتھک میڈیکل کیمپ لگائے گئے۔ مورخہ 27 ستمبر کو جماعت احمدیہ پالاکرتی میں امیر ضلع پالاکرتی کی زیر قیادت دوائیاں تقسیم کی گئیں۔ مورخہ 28 ستمبر کو جماعت احمدیہ تمڑ پلی و وینکٹا پور میں دوائیاں تقسیم کی گئیں۔ مورخہ 29 ستمبر کو بعد نماز فجر احمدیہ مسجد کاٹرہ پلی کے پاس صدر جماعت کاٹرہ پلی کی نگرانی میں دوائیاں تقسیم کی گئیں۔ مورخہ 4/اکتوبر کو بعد نماز فجر جماعت احمدیہ کٹا کشا پور میں مقامی اسکول کے پاس کیمپ لگایا گیا جس میں مقامی سرپنچ اور ایم پی بھی جماعت کی دعوت پر پروگرام میں تشریف لائے اور گاؤں کے تمام احمدی، غیر احمدی اور غیر مسلم افراد کو دوائیں تقسیم کی گئیں۔ نیز گھروں میں جا کر بھی دوائیاں بانٹی گئیں اور ساتھ ساتھ دوائیاں استعمال کرنے کا طریق بھی بتایا گیا۔ تمام افراد نے جماعت کی اس کاوش کو بہت پسند کیا۔

(محمد اکبر، مبلغ انچارج ضلع ورنگل، تلنگانہ)

جماعت احمدیہ کرڈاپلی میں تیسرے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

جماعت احمدیہ کرڈاپلی کا تیسرا جلسہ سالانہ مورخہ 27-28/اپریل 2019 بروز ہفتہ، اتوار منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں قادیان دارالامان سے مکرم مولوی ظہیر احمد خادم صاحب بطور مرکزی نمائندہ شامل ہوئے۔ نیز مکرم مولوی کے طارق احمد صاحب انچارج شعبہ پریس اینڈ میڈیا و صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم نواب احمد صاحب مینیجر اخبار ہفت روزہ بدر بھی شامل ہوئے۔ **پہلا دن پہلی نشست:** صبح دس بجے مکرم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب نے پرچم کشائی کی اور دعا کروائی۔ بعدہ محترم موصوف کی صدارت میں افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم شیخ سلیمان خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم فضل مومن خان صاحب نے پڑھی۔ بعدہ صدر جلسہ نے افتتاحی تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم افتخار خان صاحب نے ایک نظم پڑھی جس کے بعد ہستی باری تعالیٰ، سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصلاح اعمال کے موضوع پر علی الترتیب مکرم مولوی اسمٰعیل خان صاحب، مکرم مولوی شیخ ہارون رشید صاحب اور مکرم مولوی شیخ اسحاق صاحب نے تقریر کی۔ **دوسری نشست:** شام ساڑھے چار بجے مکرم عبدالاسمٰعیل خان صاحب امیر ضلع کٹک کی زیر صدارت دوسری نشست منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شہادت خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم جلو خان صاحب زعیم اعلیٰ کرڈاپلی نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی شیخ عبدالرحیم صاحب مبلغ سلسلہ بالاسور نے بعنوان "دعوت الی اللہ کی اہمیت" مکرم فرزان احمد خان صاحب مبلغ انچارج ضلع خوردہ نے بعنوان "بدرسومات کے خلاف جہاد" اور مکرم نواب احمد صاحب مینیجر اخبار ہفت روزہ بدر نے خصوصی تقریر کی۔ دوران تقاریر مکرم ماسٹر شہباز خان صاحب نے ایک نظم پڑھی اور کرڈاپلی کے خدام نے ایک ترانہ پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ نشست اختتام پذیر ہوئی۔ **دوسرا دن پہلی نشست:** مورخہ 28/اپریل کو صبح دس بجے مکرم رشید احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کرڈاپلی کی زیر صدارت دوسرے دن کی پہلی نشست منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی عبدالرحمن بنگالی صاحب نے کی۔ نظم مکرم شوکت خان صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی فضل حق خان صاحب مبلغ سلسلہ بھونیشور، مکرم مولوی شیخ اسحاق صاحب مبلغ انچارج بھدرک اور خاکسار نے تقریر کی۔ دوران تقاریر تین نظمیں پڑھی گئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ نشست برخاست ہوئی۔ **دوسری نشست:** شام پانچ بجے مکرم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب کی زیر صدارت دوسری نشست منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم شیخ امام الدین صاحب نے کی۔ مکرم کے طارق احمد صاحب نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ مکرم شیخ ناصر الدین صاحب معلم سلسلہ کرڈاپلی نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم کے طارق احمد صاحب، مکرم جمال شریعت احمد صاحب مبلغ سلسلہ کٹک اور مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب سابق امیر کرڈاپلی نے تقریر کی۔ دوران تقاریر ایک نظم، ایک ترانہ اور قصیدہ پڑھا گیا۔ آخر پر مبلغین ومعلمین کرام کو امیر جماعت کرڈاپلی نے اعزازات سے نوازا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(حلیم احمد، مبلغ انچارج ضلع کٹک، اڈیشہ)

جماعت احمدیہ شاہ پور کرناٹک کی تبلیغی وتربیتی مساعی

ہفتہ تبلیغ: مورخہ 1 تا 7/اکتوبر 2019 کو جماعت احمدیہ شاہ پور میں ہفتہ تبلیغ منایا گیا۔ خاکسار اور دیگر جماعتی عہدے داران نے علاقہ کے اسکول، کالجز، ہسپتال، یتیم خانوں اور دیگر مذہبی مراکز میں جا کر جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور جماعتی لٹریچر اور لیف لیٹس تقسیم کیے۔ نیز شاہ پور کے یتیم خانہ میں روزمرہ کی ضرورت کی چیزیں تقسیم کیں۔ **تربیتی کیمپ:** مورخہ 1 تا 3/اکتوبر 2019 کو نماز سینٹر شاہ پور میں صدر جماعت احمدیہ شاہ پور کی زیر صدارت سہ روزہ تربیتی کیمپ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ نظم عزیزم ہاشم احمد نے پڑھی۔ بعدہ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی شاہ پور نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقریر کی۔ اسی طرح تینوں دن مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ تینوں دن اطفال، خدام اور لجنہ وناصرات نے بڑھ چڑھ کر کیمپ کے پروگراموں میں حصہ لیا۔ **جلسہ سیرت النبی ﷺ:** مورخہ 9/اکتوبر 2019 کو بعد نماز مغرب نماز سینٹر شاہ پور میں مکرم محمد مصطفیٰ لاڈجی صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد شاہ پور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ نظم عزیزم ہاشم احمد نے پڑھی۔ بعدہ مکرم عبدالغفور صاحب صدر جماعت احمدیہ شاہ پور نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات کے معیار" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں اطفال وناصرات کے تلاوت ونظم کے مقابلے ہوئے اور ان کی حوصلہ افزائی کے لیے انعامات دیئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ **تربیتی اجلاس:** مورخہ 8/اکتوبر 2019 کو بعد نماز مغرب نماز سینٹر شاہ پور میں صدر جماعت احمدیہ شاہ پور کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سعید احمد نور صاحب نے کی۔ نظم عزیزم عبدالمالک کاشف نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے اصلاح اعمال کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(ایم مقبول احمد، مبلغ سلسلہ شاہ پور کرناٹک)

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9972: میں مبارکہ ثمرین زوجہ مکرم منصور الٰہی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14/اگست 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک ہار، 2 کانٹے، 2/انگوٹھیاں (کل وزن 21.150 گرام 22 کیریٹ) حق مہر -/71,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منصور الٰہی خان | الامۃ: مبارکہ ثمرین | گواہ: یاسر ریحان

مسل نمبر 9973: مَیں نورالدین۔ٹی ولد مکرم رایو۔ٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ قلی عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن موریاکنّی (تروزم کنّو) ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8/دسمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از بار برداری (قلی) ماہوار -/25,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی۔محمد یوسف | العبد: نورالدین۔ٹی | گواہ: عبدالرحیم

مسل نمبر 9974: مَیں فیض احمد ولد مکرم بشیر الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتا: دمام (سعودی عرب) مستقل پتا: پنکال ڈاکخانہ نوآ پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19/نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1200 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد محبوب | العبد: فیض احمد | گواہ: محمد عبدالرؤف

مسل نمبر 9975: مَیں محمد ظفر احمد ولد مکرم محمد سعید احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: دمام (سعودی عرب) مستقل پتا: راجہ نرسمہ کالونی (کنچن باغ) حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1/اکتوبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1870 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سہیل فہیم | العبد: محمد ظفر احمد | گواہ: محمد حبیب اللہ غوری

مسل نمبر 9976: مَیں سہیل فہیم ولد مکرم نور المبین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: دمام (سعودی عرب) مستقل پتا: سنتوش نگر (حیدر آباد) صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8/اکتوبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/2500 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی کے محمد | العبد: سہیل فہیم | گواہ: محمد مدثر احمد

مسل نمبر 9977: مَیں محمد سہیل احمد ولد مکرم محمد نیّر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: دمام (سعودی عرب) مستقل پتا: پنکال (نواپٹنہ) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8/نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1200 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نجیم خان | العبد: محمد سہیل احمد | گواہ: سید مجیب الرحمن

مسل نمبر 9978: مَیں طاہرہ صدیقہ زوجہ مکرم محمد قدرت اللہ غوری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: دمام (سعودی عرب)، مستقل پتا: مغل پلے گراؤنڈ (نیو ملے پالّی) حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10/نومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ 6 مرلہ بمقام قادیان، حق مہر -/25,000 روپئے، زیور طلائی: کالی پوت کا لچھا، چندن ہار، چھوکر، نیکلیس مع بالیاں، ڈائمنڈ نیکلیس مع بالیاں، روبی نیکلیس مع بالیاں، موتیوں کا ہار مع بالیاں، 12 عدد چوڑیاں، 8 عدد کڑے، 4 عدد چین، 6 عدد انگوٹھیاں (کل وزن 75 تولہ سے زائد 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/500 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد قدرت اللہ غوری | الامۃ: طاہرہ صدیقہ | گواہ: سی۔کے۔محمد

مسل نمبر 9979: میں سلیمان خان ولد مکرم احسان خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: دمام (سعودی عرب) مستقل پتا: پنکال (نواپٹنہ) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18/نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1200 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید مظہر رحمٰن | العبد: سلیمان خان | گواہ: سلطان احمد

مسل نمبر 9980: مَیں محمد حبیب اللہ غوری ولد مکرم محمد نعمت اللہ غوری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 55 سال، پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: دمام (سعودی عرب) مستقل پتا: حیدر آباد (صوبہ تلنگانہ) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4/نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت درج ذیل جائداد ہے۔ فلیٹ بمقام (رینبو ریزیڈنسی اپارٹمنٹ) بمقام حیدر آباد، پلاٹ 250 گز پر مشتمل بمقام حیدر آباد، پلاٹ 125 گز پر مشتمل بمقام حیدر آباد، پلاٹ 100 گز پر مشتمل بمقام حیدر آباد، ٹین شیڈ گوڈاؤن 250 گز پر مشتمل بمقام یادگیر، پلاٹ 125 گز پر مشتمل بمقام یادگیر۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/4414 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سہیل فہیم | العبد: محمد حبیب اللہ غوری | گواہ: محمد مدثر احمد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیۡرُ الزَّادِ التَّقۡوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

برانچ
دانش منزل (قادیان)
ڈُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proypritor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style !
Manufucturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افرادِ خاندان و مرحومین

Mob- 9434056418
শক্তি বাম®
আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...
Produced by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

BOSCH
Invented for life
0% FINANCE
without intrest EMI

BOSCH
German Engineered
BOSCH - EUROPE'S NO. 1 HOME APPLIANCES BRAND
MICROWAVE☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆DISHWASHER
PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian
(Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعود)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF
ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

R. Subbarao
MARKETING HEAD

GENESIS AQUA NATURELS

89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.

طالب دعا: رضوان سلیم، ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

IRS

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

:+91 9505305382
9100329673

TECHNO VISION
CCTV SOLUTIONS

H.No. 18-2-888/10/173, GM Chowni,
Falaknuma, Chandrayangutta, Hyderabad - 500 053.
E-mail: mariyam.enterprise.cctv@gmail.com

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
➤ #email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
Architect & Engineers
Alam Associates
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar   Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ (آل عمران:103)

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED   Cell: +91-7207059581 +91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے
اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔
(مسلم باب فضل بناء المسجد)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے
(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

دعا بڑی دولت اور طاقت ہے
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 207)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے
(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 281)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا
(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 232)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

دعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور
سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی یہ اسم اعظم ہے
(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں
روحانیت میں ترقی کریں
(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبر کوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر پہلو سے جائزہ لے کر
اپنی کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں
(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas
is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 9 - April - 2020 Issue. 15

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3؍اپریل 2020 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آجکل کے حالات کے مطابق اور جو قانون یہاں کی حکومت نے بنایا ہے اس کے مطابق باقاعدہ مقتدیوں کے سامنے خطبہ نہیں دیا جا سکتا اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ہی جس حد تک اجازت ہے اس کے مطابق آج یہاں انتظام کیا گیا ہے کہ مسجد سے ہی میں خطبہ دوں کیونکہ دنیا میں بہرحال اس وقت خطبہ سننے والے ہزاروں لاکھوں ہیں چاہے مسجد میں میرے سامنے اس وقت کوئی ہو یا نہ ہو۔ یہ وحدت قائم رکھنے کی ہمیں ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے اور دعا بھی کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ حالات بھی بہتر کرے، اس وباء کو بھی دور کرے اور پھر دوبارہ اسی طرح مسجد کی رونقیں واپس بھی آجائیں۔

حضور انور نے بدری صحابی حضرت طلحہ بن عبید اللہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عمر نے اپنی وفات سے قبل انتخابِ خلافت کی بابت ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ صحیح بخاری میں اس کی یہ تفصیل ہے کہ جب حضرت عمر کی وفات کا وقت قریب تھا تو لوگوں نے کہا امیر المؤمنین کسی کو خلیفہ مقرر کر جائیں انہوں نے فرمایا میں اس خلافت کا حقدار ان چند لوگوں سے بڑھ کر اور کسی کو نہیں پاتا کہ رسول اللہؐ ایسی حالت میں فوت ہوئے کہ آپ ان سے راضی تھے۔ پھر حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعدؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا نام لیا اور کہا کہ عبداللہ بن عمر تمہارے ساتھ شریک رہے گا اور خلافت میں اس کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر خلافت سعد کو مل گئی پھر وہی خلیفہ ہو ورنہ جو بھی تم میں سے امیر بنایا جائے۔

جب حضرت عمر فوت ہو گئے تو ان کی تدفین سے فراغت کے بعد وہ آدمی جمع ہوئے جن کا نام حضرت عمر نے لیا تھا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا اپنا معاملہ اپنے میں سے تین آدمیوں کے سپرد کر دو۔ حضرت زبیر نے کہا میں نے اپنا اختیار حضرت عبدالرحمن بن عوف کو دیا۔ حضرت عبدالرحمن نے حضرت علی اور حضرت عثمان سے کہا آپ دونوں میں سے جو بھی اس امر سے دستبردار ہوگا ہم اسی کے حوالے اس معاملے کو کر دیں گے اور اللہ اور اسلام اس کے نگران ہوں۔ اللہ ان میں اسی کو تجویز کرے گا جو اس کے نزدیک افضل ہے۔ اس بات نے دونوں بزرگوں کو خاموش کر دیا۔ پھر حضرت عبدالرحمنؓ نے کہا کیا آپ اس معاملے کو میرے سپرد کرتے ہیں اور اللہ میرا نگران ہے کہ جو آپ میں سے افضل ہے اس کو تجویز کرنے کے متعلق کوئی بھی کمی نہیں کروں گا۔ ان دونوں نے کہا اچھا۔ پھر عبدالرحمن ان دونوں میں سے ایک کا ہاتھ پکڑ کے الگ لے گئے اور کہنے لگے آپ کا آنحضرتؐ سے رشتہ کا تعلق ہے اور اسلام میں بھی وہ مقام ہے جو آپ بھی جانتے ہیں۔ اللہ آپ کا نگران ہے بتائیں اگر میں آپ کو امیر بناؤں تو کیا آپ ضرور انصاف کریں گے اور اگر میں عثمان کو امیر بناؤں تو آپ اس کی بات سنیں گے اور ان کا حکم مانیں گے۔ پھر حضرت عبدالرحمن دوسرے کو تنہائی میں لے گئے اور ان سے بھی ویسے ہی کہا۔ جب انہوں نے پختہ عہد لے لیا تو کہنے لگے عثمان آپ اپنا ہاتھ اٹھائیں اور انہوں نے ان سے بیعت کی اور حضرت علی نے بھی ان سے بیعت کی۔

حضور انور نے حضرت طلحہ کی حضرت علی سے بیعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حاکم نے روایت کی ہے کہ ثور بن مجزیٰ نے مجھ سے ذکر کیا کہ میں واقعہ جمل کے دن حضرت طلحہ کے پاس سے گزرا۔ اس وقت ان کی نزع کی حالت قریب تھی۔ مجھ سے پوچھنے لگے کہ تم کون سے گروہ میں سے ہو۔ میں نے کہا حضرت امیر المؤمنین علی کی جماعت میں سے ہوں تو کہنے لگے اچھا اپنا ہاتھ بڑھاؤ تا کہ میں تمہارے ہاتھ پر بیعت کر لوں۔ چنانچہ انہوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر جان بحق ہو گئے۔ میں نے آکر حضرت علی سے تمام واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے کہا۔ اللہ اکبر خدا کے رسول کی بات کیا سچی ثابت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے یہی چاہا کہ طلحہ میری بیعت کے بغیر جنت میں نہ جائے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت حضرت علیؓ کی بیعت اور جنگ جمل کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد جو جماعت مکہ کی طرف گئی تھی اس نے حضرت عائشہ کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ حضرت عثمان کے خون کا بدلہ لینے کیلئے جہاد کا اعلان کریں۔ چنانچہ انہوں نے اس بات کا اعلان کیا اور صحابہ کو اپنی مدد کیلئے طلب کیا۔ حضرت طلحہ اور زبیر نے حضرت علی کی بیعت اس شرط پر کی تھی کہ وہ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں سے جلد سے جلد بدلہ لیں گے۔ انہوں نے جلدی کے جو معنی سمجھے تھے وہ حضرت علی کے نزدیک خلاف مصلحت تھے۔ ان کا خیال تھا کہ پہلے تمام صوبوں کا انتظام ہو جائے پھر قاتلوں کو سزا دینے کی طرف توجہ کی جائے۔ اس اختلاف کی وجہ سے طلحہ اور زبیر نے یہ سمجھا کہ حضرت علی اپنے عہد سے پھرتے ہیں اس لئے وہ شرعاً اپنے آپ کو بیعت سے آزاد خیال کرتے تھے۔ جب حضرت عائشہ کا اعلان ان کو پہنچا تو وہ بھی ان کے ساتھ جا ملے اور سب مل کر بصرہ کی طرف چلے گئے۔ جب حضرت علی کو اس لشکر کا علم ہوا تو آپ نے بھی ایک لشکر تیار کیا اور بصرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ بصرہ پہنچ کر آپ نے ایک آدمی کو حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر کی طرف بھیجا۔ وہ آدمی پہلے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ آپ کا ارادہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا ارادہ صرف اصلاح ہے اسکے بعد اس شخص نے طلحہ اور زبیر کو بھی بلوایا اور ان سے پوچھا کہ آپ بھی اسی لئے جنگ پر آمادہ ہوئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اس شخص نے جواب دیا کہ اگر آپ کا منشاء اصلاح ہے تو اس کا یہ طریق نہیں جو آپ نے اختیار کیا ہے اس کا نتیجہ تو فساد ہے۔ اس وقت ملک کی ایسی حالت ہے کہ اگر ایک شخص کو آپ قتل کریں گے تو ہزار اس کی تائید میں کھڑے ہو جائیں گے۔ پس اصلاح یہ ہے کہ پہلے ملک کو اتحاد کی رسی میں باندھا جائے پھر شریروں کو سزا دی جائے ورنہ اس بدامنی میں کسی کو سزا دینا ملک میں اور فتنہ ڈلوانا ہے۔ یہ بات سن کر انہوں نے کہا کہ اگر حضرت علی کا یہی عندیہ ہے تو وہ آجائیں ہم ان کے ساتھ ملنے کو تیار ہیں۔ اس پر اس شخص نے حضرت علی کو اطلاع دی اور طرفین کے قائمقام ایک دوسرے کو ملے اور فیصلہ ہو گیا کہ جنگ کرنا درست نہیں صلح ہونی چاہئے۔ جب یہ خبر سبائیوں یعنی عبداللہ بن سبا کی جماعت کے لوگ اور قاتلین حضرت عثمان تک پہنچی تو ان کو سخت گھبراہٹ ہوئی اور خفیہ خفیہ ان کی ایک جماعت مشورے کیلئے اکٹھی ہوئی۔ انہوں نے مشورے کے بعد فیصلہ کیا کہ مسلمانوں میں صلح ہو جانی ہمارے لئے سخت مضر ہو گی کیونکہ اسی وقت تک ہم حضرت عثمان کے قتل کی سزا سے بچ سکتے ہیں جب تک کہ مسلمان آپس میں لڑتے رہیں گے۔ اگر صلح ہو گئی اور امن ہو گیا تو ہمارا ٹھکانہ کہیں نہیں اس لئے جس طرح سے ہو صلح نہ ہونے دو۔ اتنے میں حضرت علی بھی پہنچ گئے اور آپ کے پہنچنے کے دوسرے دن آپ کی اور حضرت زبیر کی ملاقات ہوئی۔ وقت ملاقات حضرت علی نے فرمایا کہ آپ نے میرے لڑنے کیلئے تو لشکر تیار کیا ہے مگر کیا خدا کے حضور میں پیش کرنے کیلئے کوئی عذر بھی تیار کیا ہے؟ آپ لوگ کیوں اپنے ہاتھوں سے اس اسلام کے تباہ کرنے کے درپے ہوئے ہیں جسکی خدمت سخت جانکاہیوں سے کی تھی۔ اس پر حضرت طلحہؓ نے کہا جو حضرت زبیر کے ساتھ تھے کہ آپ نے حضرت عثمان کے قتل پر لوگوں کو اکسایا ہے۔ حضرت علی نے فرمایا کہ میں حضرت عثمان کے قتل میں شریک ہونے والوں پر لعنت کرتا ہوں۔ پھر حضرت علی نے حضرت زبیر سے کہا کیا تم کو یاد نہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا تھا کہ خدا کی قسم تو علی سے جنگ کرے گا اور تو ظالم ہوگا۔ یہ سن کر حضرت زبیر اپنے لشکر کی طرف واپس لوٹے اور قسم کھائی کہ وہ حضرت علی سے ہرگز جنگ نہیں کریں گے۔ جب یہ خبر لشکر میں پھیلی تو سب کو اطمینان ہو گیا کہ اب جنگ نہ ہو گی بلکہ صلح ہو جائے گی لیکن مفسدوں کو سخت گھبراہٹ ہونے لگی اور جب رات ہوئی تو انہوں نے صلح کو روکنے کیلئے یہ تدبیر کی کہ ان میں سے جو حضرت علی کے ساتھ تھے انہوں نے حضرت عائشہ اور حضرت طلحہ اور زبیر کے لشکر پر رات کے وقت شب خون مار دیا اور جو ان کے لشکر میں تھے انہوں نے حضرت علی کے لشکر پر شب خون مار دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک شور برپا ہو گیا اور ہر فریق نے خیال کیا کہ دوسرے فریق نے اس سے دھوکہ کیا حالانکہ اصل میں یہ صرف سبائیوں کا ایک منصوبہ تھا۔

جب جنگ شروع ہو گئی تو حضرت علی نے آواز دی کہ کوئی شخص حضرت عائشہ کو اطلاع دے شاید ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو دور کر دے۔ چنانچہ حضرت عائشہ کا اونٹ آگے کیا گیا لیکن نتیجہ اور بھی خطرناک نکلا۔ مفسدوں نے یہ دیکھ کر کہ ہماری تدبیر پھر الٹی پڑنے لگی ہے، حضرت عائشہ کے اونٹ پر تیر مارنے شروع کئے۔ حضرت عائشہ نے زور زور سے پکارنا شروع کیا کہ اے لوگو جنگ کو ترک کرو لیکن مفسد باز نہ آئے اور برابر آپ کے اونٹ پر تیر مارتے چلے گئے۔ اور یہ حال ہو گیا کہ حضرت عائشہ کا اونٹ جنگ کا مرکز بن گیا۔ صحابہ اور بڑے بڑے بہادر اس کے اردگرد جمع ہو گئے اور ایک کے بعد ایک قتل ہوتے گئے لیکن اونٹ کی باگ انہوں نے نہ چھوڑی۔ حضرت زبیر تو جنگ میں شامل ہی نہ ہوئے اور ایک طرف نکل گئے مگر ایک شقی نے ان کے پیچھے سے جا کر اس حالت میں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے ان کو شہید کر دیا۔ حضرت طلحہ بھی عین میدان جنگ میں ان مفسدوں کے ہاتھ سے مارے گئے۔ جب جنگ تیز ہو گئی تو یہ دیکھ کر کہ اس وقت تک جنگ ختم نہ ہو گی جب تک حضرت عائشہ کو درمیان سے نہ ہٹایا جائے بعض لوگوں نے آپ کے اونٹ کے پاؤں کاٹ دیئے اور ہودج اتار کر زمین پر رکھ دیا۔ تب کہیں جا کر جنگ ختم ہوئی۔ جب مقتولین میں حضرت طلحہ کی نعش ملی تو حضرت علی نے سخت افسوس کیا۔ ان تمام واقعات سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس لڑائی میں صحابہ کا ہرگز کوئی دخل نہ تھا بلکہ یہ شرارت بھی قاتلان عثمان کی ہی تھی اور یہ کہ حضرت طلحہ اور زبیر حضرت علی کی بیعت ہی میں فوت ہوئے کیونکہ انہوں نے اپنے ارادے سے رجوع کر لیا تھا۔ حضرت علی نے قاتلوں پر لعنت بھی کی۔

حضور انور نے فرمایا یہاں ان کا ذکر ختم ہوا۔ اب جو آجکل کے حالات ہیں اس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس بھی پڑھ دیتا ہوں۔ ایک موقع پر آپ نے مفتی صاحب کو فرمایا کہ مکانوں کو روشن رکھیں۔ آجکل گھروں میں (طاعون کے دنوں کی بات ہے) خوب صفائی رکھنی چاہئے۔ کپڑوں کو بھی ستھرا رکھنا چاہئے۔ پھر فرمایا کہ آجکل دن بہت سخت ہیں اور ہوا زہریلی ہے اور صفائی رکھنا سنت ہے۔ قرآن شریف میں بھی لکھا ہے وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ○ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ پھر ایک موقع پر فرمایا وہ لوگ جن کے شہروں میں اور دیہات میں طاعون شدت کے ساتھ پھیل گیا ہے اپنے شہروں سے دوسری جگہ نہ جائیں اپنے مکانوں کی صفائی کریں اور انہیں گرم رکھیں اور ضروری تدابیر حفظ ماتقدم کے عمل میں لائیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سچی توبہ کریں۔ پاک تبدیلی کر کے خدا تعالیٰ سے صلح کریں راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد میں دعائیں مانگیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اپنی حالت کی سچی تبدیلی ہی خدا کے اس عذاب سے بچا سکے گی۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں پر زور دے۔ حکومت کی ہدایات پر عمل بھی کریں۔ گھروں کو بھی صاف رکھیں۔ دھونی بھی دینی چاہئے۔ ڈیٹول وغیرہ کے سپرے بھی کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر فضل فرمائے اور رحم فرمائے بہرحال خاص طور پر ان دنوں میں دعاؤں پر خاص زور دیں اللہ سب کو اسکی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad